روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 5 جولائی 2010ء 22 رجب 1431 ہجری 5 وفا 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 141

اول و آخر

وہی اول اور وہی آخر، وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا دائمی علم رکھتا ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو اور جو تم کرتے ہو اللہ اس پر ہمیشہ نظر رکھتا ہے۔

(الحدید 5,4)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔ جو شخص کسی کو اپنی جان وغیرہ کا مالک ٹھہراتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اپنی جان اور مال وغیرہ پر میرا کوئی حق نہیں اور میرا کچھ بھی نہیں سب مالک کا ہے اس صورت میں اپنے مالک کو یہ کہنا اس کے لئے ناجائز ہو جاتا ہے کہ فلاں مالی یا جانی معاملہ میں میرے ساتھ انصاف کر۔ کیونکہ انصاف حق کو چاہتا ہے اور وہ اپنے حقوق سے دست بردار ہو چکا ہے۔ اسی طرح انسان نے جو اپنے مالک حقیقی کے مقابل پر اپنا نام بندہ رکھا یا اور انا للّٰہ .... کا اقرار کیا یعنی ہمارا مال، جان، بدن، اولاد سب خدا کی ملک ہے۔ تو اس اقرار کے بعد اس کا کوئی حق نہ رہا جس کا وہ خدا سے مطالبہ کرے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو درحقیقت عارف ہیں باوجود صدہا مجاہدات اور عبادات اور خیرات کے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے رحم پر چھوڑتے ہیں اور اپنے اعمال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے اور کوئی دعویٰ نہیں کرتے کہ ہمارا کوئی حق ہے یا ہم کوئی حق بجالائے ہیں۔ کیونکہ درحقیقت نیک وہی ہے جس کی توفیق سے کوئی انسان نیکی کر سکتا ہے اور وہ صرف خدا ہے۔ پس انسان کسی اپنی ذاتی لیاقت اور ہنر کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے انصاف کا مطالبہ ہرگز نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف کی رو سے خدا کے کام سب مالکانہ ہیں جس طرح کبھی وہ گناہ کی سزا دیتا ہے۔ ایسا ہی وہ کبھی گناہ کو بخش بھی دیتا ہے یعنی دونوں پہلوؤں پر اس کی قدرت نافذ ہے۔ جیسا کہ مقتضائے مالکیت ہونا چاہئے اور اگر وہ ہمیشہ گناہ کی سزا دے تو پھر انسان کا کیا ٹھکانہ ہے بلکہ اکثر وہ گناہ بخش دیتا ہے اور تنبیہ کی غرض سے کسی گناہ کی سزا بھی دیتا ہے تا غافل انسان متنبہ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو۔

(چشمہ معرفت ۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 23)

آپس میں محبت اور نظام جماعت کی پابندی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر قسم کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔ نظامِ جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت ہی ہے۔ اگر اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ تم نمازیں پڑھتے ہو وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم روزے رکھتے ہو دوسرے (۔) بھی روزے رکھتے ہیں۔ تم حج پر جاتے ہو دوسرے بھی حج پر جاتے ہیں۔ یا بعض صدقات بھی دیتے ہیں تو کوئی فرق ہونا چاہئے۔ ایک بڑا واضح فرق نظامِ جماعت ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے تو ہمارا وفا کا تعلق ہے لیکن جماعتی نظام سے اختلاف ہے۔ جماعتی نظام بھی خلافت کا بنایا ہوا نظام ہے۔ اگر کسی عہدیدار سے شکایت ہے تو خلیفہ وقت کو لکھا جا سکتا ہے۔ اس کی شکایت کی جا سکتی ہے۔ لیکن نظامِ جماعت کی اطاعت سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ اپریل 2010ء۔ الفضل انٹرنیشنل 14 مئی 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

داتا دربار پر ہونے والے سفاکانہ حملوں کی شدید مذمت کرتے ہیں

دکھ کی اس گھڑی میں ہم پوری قوم کے ساتھ ہیں: ترجمان جماعت احمدیہ

ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب نے حضرت داتا گنج بخشؒ کے مزار پر ہونے والے وحشیانہ حملوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گرد اسلام کے مقدس نام کو بدنام کر رہے ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے ان حملوں میں شہید ہونے والے افراد کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم دل کی گہرائیوں سے ان کے غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شہداء کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور زخمیوں کو جلد صحت یاب کرے۔ انہوں نے کہا کہ دکھ کی اس گھڑی میں ہم پوری قوم کے ساتھ ہیں۔

ترجمان نے حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ان واقعات کی روک تھام کیلئے ضروری ہے کہ ملک میں نفرت اور قتل وغارت گری کا پرچار کرنے والوں پر سختی سے گرفت کی جائے اور ان سے قانون کے مطابق نمٹا جائے اور دہشت گردی کے واقعات کو روکنے کیلئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

تبرکات

ازافاضات حضرت مصلح موعود

قرآن کریم سے پانچ نمازوں کا ثبوت

حضرت مصلح موعود نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں اسے ایک خط تحریر فرمایا جو الفضل 19 فروری 1924ء میں شائع ہوا۔

احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

سوال: کیا قرآن کریم سے پانچوں نمازیں ثابت ہوتی ہیں تو کس آیت سے اور اس سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ اگر ثابت نہیں ہوتیں تو پھر پانچ کیوں پڑھی جاتی ہیں۔

جواب: یہ سوال درحقیقت قلت تدبر سے اور مذہب کی حقیقت اور غرض کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوا ہے۔ درحقیقت یہ وہی سوال ہے جو کہ اہل قرآن کہلانے والے لوگ ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ درحقیقت اس مسئلہ میں ٹھوکر کھانے کا باعث مفصلہ ذیل ہیں:۔

اول: اس امر کو نہیں سمجھا گیا کہ کامل کتاب کے کیا معنی ہوتے ہیں۔

دوم: اس امر کو نہیں سمجھا گیا کہ رسول کی آمد کی غرض کیا ہوتی ہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کون سے اسباب کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ ان دوسوالوں کے نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ تمام دھوکہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال اول کہ کسی کتاب کو کامل کس صورت میں کہہ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق بعض لوگوں کو یہ دھوکا لگا ہے کہ کامل کتاب کے لئے یہ شرط ہے کہ ہر چیز اس کے اندر پائی جائے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ کامل کتاب کے یہ معنی ہیں کہ ہر مسئلہ دینیہ کی جڑ اور اصل اس کے اندر پایا جائے اور ہر قسم کی تفصیل اور تشریح کا اس کے اندر پایا جانا ضروری نہیں ہوتا۔ اگر یہ کامل کتاب کے معنی لئے جائیں کہ اس کے اندر ہر قسم کی بات جس سے اس کے مطالب کا سمجھنا ضروری ہو پائی جانی چاہئے تو پھر قرآن کریم کے کامل ہونے کے معنی یہ ہونے چاہئیں کہ لغت کی کتاب بھی اس کے ساتھ شامل ہونی چاہئے۔ مثلاً الحمد للہ کے معنی یہ کیوں کئے جاتے ہیں کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس کے یہ کیوں معنی نہیں کئے جاتے کہ خدا سب کی جان نکالتا ہے۔ اس کا یہی جواب دیا جائے گا کہ لغت میں حمد کے معنی تعریف کے لکھے ہیں۔ جان نکالنے کے نہیں تو سوال یہ ہے کہ حمد کے معنی کرنے کے لئے جو اس آیت میں ہے جس کے بغیر قرآن شریف کی سمجھ ہی نہیں آسکتی ہمیں لغت کی ضرورت ہوئی یا نہ ہوئی۔ اگر قرآن کریم کے معنی سمجھنے کے لئے لغت کی ضرورت پیش آجائے تو قرآن کریم کے کمال میں فرق نہیں آتا تو اگر خدا کے رسولوں کی طرف بعض باتوں میں جانا پڑے تو انہوں نے کیا قصور کیا ہے کہ اس کے کمال میں فرق آجاتا ہے۔ قرآن کریم سے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض باتوں کے لئے ہم کو کافروں کی طرف جانا پڑتا ہے۔ قرآن کریم میں حج کے متعلق فرمایا ہے۔...... حج میں جاکر وہاں سے لوٹو۔ جہاں سے لوگ لوٹا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے سیدھا یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ عرفات سے لوٹو۔ اگر حج کا مسئلہ سمجھنے کے لئے ہم کو عرب والوں سے پوچھنے میں کوئی ہرج پیش نہیں آتا کہ تم لوگ کہاں سے لوٹا کرتے ہو تو اگر نماز کے مسئلہ کی تشریح کے لئے ہمیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھنا پڑے تو اس میں کونسی ہتک ہوگئی۔

قرآن کریم میں اصول دین بیان فرمائے ہیں اور اس کی تشریح اور تفصیل کو رسول کریم کے اوپر وحی خفی کے ذریعہ سے یا وحی غیر متلو کے ذریعہ سے ظاہر کیا ہے۔ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے اس تشریح کو سن لیتے ہیں تو وہ مسئلہ اپنی تفصیلی صورت میں ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ ......تم نماز پڑھو۔ یہ قرآن کریم نے نہیں بتایا کہ نماز کس طرح پڑھو۔ اس معاملہ میں تفصیلی نماز جو تھی وہ محمد رسول اللہ کے سپرد کی کہ وہ بیان فرمائیں۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ نہیں نماز کی تفصیل قرآن میں موجود ہے اور قرآن کریم کے بعض الفاظ سے جہاں سجدہ، رکوع وغیرہ کا ذکر آتا ہے۔ استدلال کرتے ہیں کہ ان میں نماز کا ذکر ہے۔ حالانکہ قرآن میں اس طرح سارے کے سارے اس ترتیب کے ساتھ اکٹھے کہیں بھی بیان نہیں اور پھر اگر ان ارکان کا متفرق ذکر ہے تو یہ کہیں بھی ذکر نہیں کہ یہ فرض نماز کا جز ہے۔ اگر اس طرح رکوع اور سجدہ کے ذکر سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ یہ نماز ہے اور نماز کی تشریح قرآن میں آگئی ہے تو قرآن کریم میں تو یہ بھی ذکر ہے کہ مومن اپنے پہلو پر ذکر کرتے ہیں تو نماز میں ایک شاخ پہلو کی بھی نکالنی چاہئے۔ اگر سجدہ کے ذکر سے یہ نکال لیا جاسکتا ہے کہ یہی تشریح قرآن میں بیان کی گئی ہے تو علیٰ جنوبھم کے لفظ سے یہ بھی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ سارے پہلو کے بل لیٹ جائیں اور خدا کا ذکر کیا کریں۔ مگر اہل قرآن کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھتے ہوں۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ جو رکوع اور سجود کو قرآن کا رکن بناتے ہیں تو محض ہم لوگوں کی نماز کی نقل سے ورنہ اگر یہ نماز نہ ہوتی تو وہ یہ نتیجہ بھی نہ نکال سکتے۔ حکم تو وہ ہوتا ہے جو بغیر نمونہ دیکھنے کے بھی سمجھ میں آجائے۔ مکمل تو ہم تب سمجھتے۔ پہلے وہ ہماری نماز دیکھ لیتے ہیں۔ پھر اس کے ٹکڑوں کو قرآن سے نکالنے بیٹھتے ہیں۔ بات تو تب ہے کہ بغیر اس نماز کے دیکھنے کے ان ٹکڑوں سے کوئی نماز بنادیوے۔ یہ کوئی نہیں کرسکتا۔ نماز کی تکمیل صرف سنت سے ہی معلوم ہوتی ہے۔

اگر کوئی کہے تو پھر قرآن نامکمل ہوا۔ تو ہمارا یہ جواب ہے کہ قرآن نامکمل نہیں قرآن مکمل ہے اور اس میں ہر ایک بات موجود ہے بلکہ قرآن نے یہ فرمادیا۔ لقد کان لکم فی رسول ...... تو قرآن نے ساری رسول کی بتائی ہوئی باتوں کو قرآن میں شامل کرلیا۔ جب قرآن کریم نے یہ فرمایا کہ جہاں سے کافر لوٹتے ہیں۔ وہاں سے تم بھی حج میں لوٹا کرو اور باوجود اس کے کہ اتنا حصہ مسئلہ کا ہمیں کافروں سے پوچھنا پڑا لیکن سکھانے والے کافر نہیں ہوئے بلکہ قرآن ہوا۔

اسی طرح جب قرآن کریم پر بیان فرمادیا کہ محمدؐ رسول اللہ کو شارع مشرح مقرر کردیا ہے۔ اس کے عمل کو دیکھ لو یہی ہمارا منشاء ہے تو محمدؐ رسول اللہ کی بنائی ہوئی نمازیں قرآن کی ہی بتائی ہوئی نمازیں ہوئیں۔ قرآن ہی نے ہمیں ان کی طرف بھیجا ہے۔ ہم اپنی مرضی سے ان کی طرف نہیں گئے۔ اگر قرآن یہ نہ کہتا کہ محمدؐ رسول اللہ کا عمل ہی خدا کا منشاء ہے تو ہم کبھی محمدؐ رسول اللہ کے عمل کی طرف نہ دیکھتے۔ پس پانچوں نمازیں قرآن میں ہیں بھی اور نہیں بھی۔ ہیں تو اس طرح کہ قرآن کریم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور پھر کہہ دیا کہ تفصیل جا کے رسولؐ اللہ کے عمل میں دیکھ لو اور جس ترتیب اور جس طریق پر نمازیں ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ اس ترتیب اور تفصیل کے ساتھ تفصیلاً کہیں قرآن میں نہیں بیان کی گئیں۔ مگر باوجود اس کے جیسا کہ میں بتاچکا ہوں۔ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔

میں ابھی لاہور گیا تھا۔ میرے پاس دو اہل قرآن آئے اور انہوں نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ قرآن کریم میں نمازیں موجود ہیں۔ میں نے یہی جواب دیا کہ ہاں جب قرآن نے یہ کہا کہ محمدؐ رسول اللہ نمونہ ہیں۔ تو موجود ہوگئیں۔

(الفضل 19 فروری 1924ء)

مکرم لطف الاسلام صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ

جماعت واٹفورڈ برطانیہ کے زیر اہتمام امن کانفرنس

اتوار 25/اپریل 2010ء کو جماعت احمدیہ واٹفورڈ نے نزدیکی قصبہ کنگز لینگلی (Kings Langley) میں امن کانفرنس منعقد کی۔ بفضل اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کی مساعی میں جماعت واٹفورڈ ہر سال ایک امن کانفرنس کا انعقاد ضرور کرتی ہے۔ امسال اس مقصد کے لئے اس قصبہ کا چناؤ کیا گیا۔ یہ قصبہ، کاؤنٹی ہارٹفورڈ شائر میں قدیم سے آباد ہے۔ کسی دور میں یہاں ایک رومی آبادی تھی جس کے آثار یہاں ملتے ہیں۔ پھر انگریز شاہی خاندانوں میں یہ ذاتی جاگیر کے طور پر ایک عرصہ رہا۔ اسی لئے اسے کنگز لینگلی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر موجود ایک گرجا گھر پندرھویں صدی عیسوی سے قائم ہے۔ مشہور زمانہ مشروب اوولٹین (ovaltine) یہیں تیار ہوا کرتا تھا۔ اب وہ فیکٹری بند کردی گئی ہے۔

کانفرنس کے انعقاد کے لئے مقامی پرائمری سکول کے ہال کا انتخاب کیا گیا۔ جماعت کے ارکان نے تین ہفتہ قبل ہی یہاں کے دورے شروع کردیئے اور کثیر تعداد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی اخبار میں اس سلسلہ میں ایک خبر بھی شائع کی گئی۔

اڑھائی بجے دوپہر نماز ظہر اور عصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز ہوا۔

جس کے بعد مکرم رفیع الدین صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مکرم فیض احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ نے ملک اور مذہب سے وفاداری دینی نکتہ نظر کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔

اس کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ مہمانوں نے سٹیج پر موجود عہدیداران سے سوالات کئے۔

باقاعدہ کارروائی کا اختتام ریجنل امیر صاحب کی تقریر سے ہوا۔ جس میں انہوں نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں ڈاکٹر سردار حمید صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ یو۔کے نے دعا کروائی۔ مہمانوں کو چائے پیش کی گئی اور اس دوران ممبران جماعت مہمانوں میں گھل مل گئے اور خوشگوار ماحول میں دیر تک گفتگو جاری رہی۔ غرض یہ محفل پانچ بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔ مہمانوں کے تاثرات جماعت کے بارہ میں مثبت تھے اور اکثر نے ممبران جماعت کی اس کاوش کو سراہا اور تشکر کا اظہار کیا۔

قارئین الفضل سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت واٹفورڈ کی ان مساعی کو ثمر آور فرمائے اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا کے سامنے احسن رنگ میں پیش کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت مقداد بن عمرو رضؓ

نام ونسب

حضرت مقداد بن عمروؓ کی کنیت ابو معبد تھی۔ شہر بہراء کے باشندے تھے۔ آپ لمبے قد اور گندمی رنگ کے تھے جسم بھاری بھرکم تھا۔ سر پر بال زیادہ تھے۔ داڑھی رنگا کرتے تھے جو بہت خوبصورت تھی نہ بہت بڑی اور نہ بہت چھوٹی۔ (ابن سعد جلد 3 ص 163)

جاہلیت میں اسود بن یغوث زہری کے حلیف بنے۔ انہوں نے منہ بولا بیٹا بنا لیا اور تب سے مقداد بن عمرو کے بجائے مقداد بن اسود کہلائے۔ جب یہ آیت اتری کہ لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے یاد کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والی بات ہے۔

(الاحزاب:6)

تو اپنی اصل ولدیت مقداد بن عمرو سے معروف ہوئے۔ (ابن سعد جلد 3 ص 161)

قبول اسلام اور ہجرت

مقداد زمانہ جاہلیت میں اپنے شہر بہراء میں کسی دشمن کا خون کر بیٹھے۔ ان کے قبیلے کے ذمہ دیت آئی۔ یہ وہاں سے بھاگ کر کندہ قبیلہ میں چلے گئے اور ان کے حلیف بن گئے۔ جب وہاں بھی ایسی نوبت آئی تو بھاگنا پڑا اور مکے میں آکر پناہ لی اور اسے اپنا وطن بنایا اور یہاں آکر اسود بن یغوث زہری کے حلیف بنے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 348)

مقدادؓ کی خوش قسمتی کہ مکے آئے تو یہاں اسلام کا غلغلہ بلند ہو چکا تھا اور آغاز میں ہی انہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کا شمار اسلام قبول کرنے والے پہلے سات افراد میں ہوتا ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 3 ص 348)

مکہ میں کفار قریش کی طرف سے مصائب اور ابتلاء کا سامنا کرنا پڑا تو دیگر اصحاب کی طرح مجبوراً حبشہ ہجرت کی۔ وہاں سے واپسی ہوئی تو مدینہ ہجرت کا قصد کیا مگر اس میں کفار مکہ کی طرف سے روکیں تھیں۔ آنحضرت ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ مقداد کسی ایسے حیلہ کی تلاش میں تھے جس سے وہ کفار کے چنگل سے نکل کر مدینہ ہجرت کر جائیں۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کا سامان کر دیا۔ سردار مکہ عکرمہ کی سرکردگی میں کفار قریش کی ایک مہم مسلمانوں کے خلاف نکل رہی تھی۔ مقداد اس میں شامل ہو گئے اور جب مسلمانوں کے ساتھ مٹھ بھیڑ ہوئی تو موقع پا کر مسلمانوں کی طرف بھاگ آئے۔

(اسد الغابہ جلد 4 ص 409)

یوں بالآخر مقدادؓ کو ہجرت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مدینہ آکر ابتداء میں حضرت کلثوم بن ہدمؓ کے پاس کچھ عرصہ قیام رہا۔ آنحضرت ﷺ نے جبار بن صخر سے ان کی مؤاخات قائم کی اور بنی حُدیلہ میں زمین کا ایک ٹکڑا بھی عطا فرمایا۔ (ابن سعد جلد 3 ص 161)

ضیافت رسولؐ کا فیض اور برکت

ہجرت کے ابتدائی زمانے میں جب مقدادؓ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینہ آئے تو رسولؐ اللہ نے پہلے ذاتی مہمان رکھا۔ اس زمانہ کا ایک دلچسپ واقعہ خود بیان کیا کرتے تھے کہ ”رسولؐ اللہ کے پاس چند بکریاں تھیں جن کے دودھ پر رسولؐ اللہ کے مہمان صحابہ کا گزارا ہوتا تھا۔ دستور یہ تھا کہ ہم یعنی مقداد اور ان کے دو اور مہمان ساتھی بکریوں کا دودھ خود دوہتے اور اپنا حصہ پی کر سو جاتے۔ باقی دودھ ایک پیالے میں ڈھک کر آنحضرتؐ کے لئے بچا رکھتے۔ ایک رات دینی کاموں میں مصروفیت کے باعث آنحضرتؐ کی گھر واپسی میں تاخیر ہوگئی۔ ادھر میری بھوک کی شدت اپنے حصہ کے دودھ سے کم نہ ہوئی تو دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ رسولؐ اللہ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا جائے۔ اس خیال کو مزید تقویت اس بات نے دی کہ رسولؐ اللہ کو تو انصار نے دودھ وغیرہ پلا دیا ہوگا اور وہ تو سیر ہو کر آئیں گے۔ چنانچہ میں اٹھا اور دودھ پی کر خالی پیالہ واپس اسی جگہ رکھ دیا۔ آنحضرتؐ کا دستور تھا کہ آپؐ واپس گھر تشریف لاتے۔ اگر لوگ سوئے ہوتے تو نہایت خاموشی سے دوسروں کو جگائے بغیر آہستہ آواز میں سلام کہتے۔ آپؐ تشریف لائے اور حسب معمول سونے سے پہلے اس طرف گئے جہاں دودھ کا پیالہ پڑا ہوتا تھا مگر پیالہ خالی تھا۔ اِدھر میں عرقِ ندامت سے پانی پانی ہو رہا تھا کہ مجھ سے کیا حرکت سرزد ہوگئی۔ اُدھر نبی کریمؐ نے باآواز بلند یہ دعا کی کہ ”اے اللہ! اس وقت میری بھوک کی حالت میں جو بھی مجھے کھلائے تو اسے کھلا اور جو مجھے پلائے تو اسے پلا“۔ کہتے ہیں تب مجھے کچھ ڈھارس بندھی میں فوراً اٹھا اور ان بکریوں کی طرف گیا جن کا دودھ پہلے دوہا جا چکا تھا۔ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب بکری کے تھن کو میرا ہاتھ پڑا تو اسے دودھ سے بھرا ہوا پایا۔ میں نے دودھ سے اپنا برتن بھرا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ پہلے تم پی لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! پہلے آپ پی لیں پھر میں ساری بات عرض کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پی لیا پھر بھی باقی بچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اب تم پی لو۔ میں نے پیا جب خوب سیر ہو گیا تو بے اختیار میری ہنسی چھوٹ گئی اور میں لوٹ پوٹ ہونے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقداد کیا بات ہے؟ تب میں نے سارا قصہ سنایا کہ یا رسولؐ اللہ میں تو اس خیال سے آپؐ کے حصہ کا دودھ پی گیا تھا کہ آپؐ باہر سے دودھ پی کر آئیں گے۔ مگر جب آپ نے آکر یہ دعا کی تو میں اٹھا اور پھر یہ عجیب نشان ظاہر ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ایک بکری کے تھنوں میں دوبارہ دودھ اتار دیا۔ میں ہنس اس لئے رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دودھ کا حصہ بھی پیا اور اپنا بھی اور دودھ دوہنے کے بعد پھر خدا نے مجھے پلایا اور یوں میرے حق میں آپ کی دعا بھی قبول ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک برکت تھی اور یہ تمہارے ساتھی جو سوئے ہوئے ہیں انہیں اس میں سے کیوں حصہ نہ دیا؟

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 4)

غزوات میں شرکت

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی توفیق ملی ہے۔ یہ اچھے تیر اندازوں میں شمار کئے جاتے تھے اور بہت عمدہ گھڑسوار بھی تھے۔ بدر میں اپنے گھوڑے سُبحہ پر سوار ہو کر شامل ہوئے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق سب سے پہلا شخص جس نے گھوڑے پر بیٹھ کر جہاد کیا وہ حضرت مقدادؓ تھے۔ (اصابہ جز6 ص 34-133)

بدر کے موقع پر حضرت مقدادؓ سے ایثار اور قربانی کا شاندار نظارہ دیکھنے میں آیا جس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی رشک سے کہا کرتے تھے کہ ”اے کاش! ایمانی جوش کا یہ نظارہ ہم سے ظاہر ہوتا“۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیعت عقبہ کے وقت انصار مدینہ سے یہ معاہدہ ہوا تھا کہ وہ مدینہ میں رہ کر آپ کی حفاظت کریں گے۔ بدر کے موقع پر جب پہلی دفعہ اپنے دفاع کیلئے مدینہ سے باہر نکلنا پڑ رہا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے چاہا کہ اب انصار مدینہ سے دوبارہ مشورہ کر لیا جائے۔ اس موقع پر صحابہ کو جمع کر کے آپ نے ان سے مشورہ مانگا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مشورہ دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم ہر قسم کی قربانی کے لئے حاضر ہیں اور حسب ضرورت باہر نکل کر بھی ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے۔

حضرت عمرؓ نے بھی یہی مشورہ دیا لیکن رسولؐ اللہ پھر بھی مشورہ طلب کر رہے تھے۔ غالباً آپ کا روئے سخن انصار مدینہ کی طرف تھا کہ ان میں سے کوئی مشورہ دے۔ دریں اثناء حضرت مقداد بن عمروؓ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ایسی ایک پر جوش تقریر کی جس کا اثر انصار و مہاجرین سب پر ہوا اور سب ان جذبات سے سرشار ہو گئے جو حضرت مقدادؓ کے تھے۔ انہوں نے عرض کیا! ”یا رسول اللہ ہم موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح نہیں ہیں کہ یہ کہیں کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ خدا کی قسم! ہم تو وہ وفا شعار غلام ہیں جو آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ یا رسولؐ اللہ اگر آپ حکم دیں تو ہم اپنے گھوڑے سمندر میں ڈالنے کے لئے تیار ہیں“۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مقدادؓ نے جب یہ جوش بھرے الفاظ کہے تو ہم نے دیکھا آنحضرت ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔

بیشک اس وقت ایثار و فدائیت کے جذبے اگرچہ تمام صحابہ کے دل میں موجیں مار رہے تھے مگر ان کو زبان حضرت مقدادؓ نے دی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے چہرے پر رونق آنا ایک طبعی بات ہے کہ آنحضرتؐ کو خوش کرنے والے حضرت مقدادؓ تھے۔ اسی لئے حضرت عبداللہؓ بن مسعود جیسے بزرگ صحابی بعد میں بھی بجا طور پر کہتے تھے کہ ”آج بھی میری یہ دلی تمنا ہے کہ وہ نظارہ جو میں نے مقدادؓ سے دیکھا۔ اے کاش میری تمام نیکیاں مقدادؓ کی ہوتیں اور یہ نظارہ مجھ سے ظاہر ہوا ہوتا“ یعنی قربانی اور ایثار و وفا کے ان جذبوں کو زبان دینے والا سعادت مند میں ہوتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

حضرت مقدادؓ کی نیکی اور خدمات کا صلہ تھا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ازراہ شفقت ان کی شادی کا اہتمام کروایا۔ چنانچہ ہجرت کے بعد جب ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے مقدادؓ سے کہا کہ آپ شادی کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے برجستہ کہا آپ ہی رشتہ دے دیں۔ جس پر وہ رنجیدہ بھی ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ رشتہ، حالات اور کفو میں تفاوت ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کو جب پتہ چلا تو آپؐ نے مقدادؓ سے فرمایا کہ میں اپنی چچا زاد بہن ضباعہ بنت زبیر تم سے بیاہ دیتا ہوں۔ (اصابہ جز3 ص 484)

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیرؓ کی بیٹی ضباعہ ان سے بیاہ دی اور یوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک تعلق مصاہرت بھی قائم ہو گیا۔ بعد میں مقدادؓ خیبر کے معرکہ میں شامل ہوئے اور مال غنیمت سے حصہ ملا جو پندرہ وسق تھا۔ بعد میں حضرت معاویہؓ نے اسے ایک لاکھ درہم میں خریدا۔

شوق جہاد

حضرت مقدادؓ کے شوق جہاد کا وہی عالم تھا جس کا اظہار انہوں نے رسول کریم ﷺ کے سامنے کیا تھا کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ بعد کے زمانے میں جب بوڑھے ہو گئے اور بھاری بھرکم بھی تھے۔ کسی نے کہا کہ قرآن شریف نے تو مریض اور کمزور کو معذور قرار دیا ہے آپ کو جہاد پر جانے کی کیا ضرورت ہے؟ کہنے لگے کہ قرآن کا حکم ہے کہ اے لوگو جہاد کیلئے نکلو خواہ ہلکے ہو یا بھاری۔

(التوبہ:42)

بالعموم اس آیت میں بھاری اور ہلکے کے معنے

ہتھیار سے لیس یا بغیر ہتھیار کے کئے جاتے ہیں لیکن مقدادؓ کہا کرتے تھے کہ ثِقَالاً سے بھاری بھرکم بدن بھی مراد ہوسکتا ہے اور اگر میرا وزن بڑھ کر جسم بھاری بھی ہوچکا ہے تو بھی مجھے حکم ہے کہ جہاد کیلئے نکلنا چاہیے۔ چنانچہ آپ آخر دم تک باقاعدگی سے جہاد میں شامل ہوتے رہے۔ (مستدرک حاکم جلد3ص349)

انکسار

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ایک مہم پر بھیجا اور اس کا امیر مقرر فرمایا۔ واپس آئے تو رسول کریمؐ نے دریافت فرمایا کہ مہم کیسی رہی؟ دستہ کے امیر ہونے کی ذمہ داری کے بوجھ سے انہوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اس کے بعد میں کبھی امیر بننا پسند نہیں کروں گا۔ (مستدرک حاکم جلد3ص350)

ظاہر ہے اس میں ان کی طبیعت کا انکسار بھی شامل ہو گا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے جن خاص اصحاب کا تعریفی رنگ میں ذکر کیا ہے ان میں حضرت مقدادؓ بھی تھے۔

ایک موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے سات وزراء (نائبین) عطا کئے ہیں پھر ان سات اصحاب میں حضرت مقدادؓ کا بھی ذکر کیا۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ چار لوگوں سے مجھے خاص محبت ہے اور ان میں مقدادؓ کا ذکر کیا۔ (اصابہ جز3ص455)

اسی طرح فرمایا جنت جن لوگوں کیلئے مشتاق ہے ان میں حضرت مقدادؓ بھی ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد9ص307)

حضرت مقدادؓ جرف مقام پر جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے فوت ہوئے۔ آپ کا جنازہ کاندھوں پر اٹھا کر مدینہ لایا گیا اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔ آپ کا سن وفات 33 ہجری ہے عمر 70 برس تھی۔

حضرت مقدادؓ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن سورج لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا اور لوگ پسینہ سے شرابور ہوں گے۔ یہ کیفیت ان کے اعمال کی نسبت سے ہوگی۔ جن کے اعمال نسبتاً اچھے ہوں گے ان کو کم پسینہ آئے گا اور جن کے اعمال میں کمی ہوگی ان کو زیادہ پسینہ آئے گا مثلاً بعض کو گھٹنوں بعض کو کمر تک اور جن کے عمل کچھ اور کم ہوں گے ان کے مونہوں تک لگام ہوگی اور وہ عرق ندامت میں غرق ہوں گے''۔ (اسد الغابہ جلد4ص410)

حضرت مقدادؓ بے شک فوت ہو گئے مگر آنحضرت ﷺ کے سامنے انہوں نے جس فدائیت کا اظہار کیا تھا، اس حوالے سے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور آج بھی دین کی راہ میں جذبہ قربانی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مقدادؓ کے تاریخی کلمات دہرائے جاتے ہیں۔ جن سے انہوں نے اپنے سچے جذبوں کو زبان دی تھی کہ یا رسولؐ اللہ! ہم آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑیں گے۔ کسی نے سچ ہی تو کہا ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام شاں

ماخوذ

گھیکوار۔ ایک کراماتی صحت بخش پودا

گھیکوار ایک مشہور دوائی پودا ہے۔ سندھی میں کنوار بوٹی، بنگالی میں گھریتا کماری، گجراتی میں کنوار، پنجابی میں کوار گندل اور انگریزی میں ایلوویرا (Aloe Vera) کہلاتا ہے۔

مشرقی افریقہ اس کا اصل وطن قرار دیا جاتا ہے لیکن اب شمالی افریقہ کے علاوہ سپین اور انڈونیشیا میں بھی اس کی کاشت تجارتی پیمانے پر ہوتی ہے۔

گھیکوار کے بارے میں مصر کے اہراموں میں بنی دیواری تصاویر اور پپائرس سے بنے کاغذی ریکارڈ کے مطالعے سے ثابت ہوتا ہے کہ مصر میں اسے تین ہزار سال قبل دوائی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اسے جلنے کے زخم، جلد کے دیگر زخموں اور طفیلی کیڑوں سے نجات کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ مصر کی ملکہ قلوپطرہ اسے حسن افزا کے طور پر مختلف انداز میں استعمال کرتی تھی۔ عربوں نے چھٹی صدی قبل مسیح میں اسے ملین دوا کے طور پر استعمال کیا۔ پہلی صدی عیسوی میں ماہر نباتات دیسقوریدوس نے اسے نظام ہضم کے لئے مفید قرار دے کر بطور دوا استعمال کیا۔ ایلوا عربی میں صبر کہلاتا ہے۔ مشرقی افریقہ کے جزیرے سقوطرہ میں چوتھی صدی قبل مسیح میں اس کی وسیع کاشت ہوتی تھی، اسی لئے طب عربی/یونانی میں صبر سقوطری کو عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ارسطو نے اپنے شاگرد سکندر اعظم کو یہ جزیرہ فتح کرنے کی ترغیب دی تھی تاکہ ایلوے کی رسد پر یونانیوں کا قبضہ رہے۔

انگریزوں نے جزائر شرق الہند میں بار بادوس کے جزیرے پر اس کی وسیع کاشت کا آغاز کیا۔ چنانچہ یہ اب اسی نام سے فروخت ہوتا ہے۔ تاثیر میں بار بادوس کا ایلوا بھی مؤثر اور مفید ہوتا ہے۔

دوائی استعمال

ایلوا دراصل گھیکوار کے پتے کی اندرونی رطوبت ہوتی ہے۔ اسے پتوں سے حاصل کرنے کے بعد چھان لیا جاتا ہے اور اس میں اسے محفوظ اور پُراثر رکھنے کے لئے ضروری اجزا شامل کر دیئے جاتے ہیں۔ ایلوجل (Aleo Gel) گاڑھا کرنے کے لئے اس میں خاص قسم کے سمندری پودوں کا گودا شامل کر دیا جاتا ہے۔ ایلوے کی جمی ہوئی قلمیں ایلوین کہلاتی ہیں۔ ان کی رنگت بھوری ہوتی ہے اور یہ پتوں کے کناروں پر جمی ہوتی ہیں۔ انہیں پیس کر دست آور دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بہت تیز اور زود اثر ہوتی ہے، اس لئے آنتوں میں اس سے مروڑ اور خراش ہوسکتی ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے اس میں دوسری مناسب دوائیں شامل کی جاتی ہیں۔ ایلوے کا گودا اور اس کی قلموں کا سفوف نظام ہضم کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ معدے اور آنتوں کے زخم اس کے استعمال سے مندمل ہوجاتے ہیں۔

جلنے کے زخم

ایلوا جلنے کے زخم کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے، دھوپ سے جھلسی ہوئی جلد کے علاوہ ایلوا شعاعی علاج (Radiation) سے جلد کو پہنچنے والے نقصان، جلن وغیرہ کے لئے بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ شعاعی علاج کے بعد متاثرہ مقام (سرطان وغیرہ) پر اس کے لیپ سے آرام ملتا ہے۔ اس مقصد کے لئے تازہ پتے کا رس اور گودا لگانا مفید ثابت ہوتا ہے۔

ایلوے سے عام زخموں کے علاوہ اگزیما، داد اور زہریلے پودوں کے زخم و ورم وغیرہ بھی ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ ایلوے کی اہم خاصیت یہ بھی ہے کہ اس کے لگانے سے زخمی عصبی ریشے بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ایلوے سے پیر کے خراب زخم اور کیلیں بھی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

پالے سے متاثر اعضا کے لئے

تجربات نے ثابت کیا ہے کہ پالے (Frost Bite) سے متاثر اعضا کے 56 مریضوں پر 70 فیصد ایلوے پر مشتمل کریم لگانے سے صرف 7 فیصد کے زخم خراب ہوئے، جبکہ جن 98 مریضوں کا علاج ایلوے سے نہیں کیا گیا، ان میں سے 33 فیصد کے متاثرہ اعضا یا پالا مارے ہوئے پیر وغیرہ کاٹنے پڑے۔

بیمار مسوڑھوں کے لئے

ایلوا بیمار مسوڑھوں اور ان کی متاثرہ ہڈیوں کا بھی مؤثر علاج ثابت ہوچکا ہے۔ ایک مطالعے سے ثابت ہوا کہ مسوڑھوں میں اس کے انجکشن لگانے سے 128 زیر تجربہ مریض ایک ہفتے میں صحت یاب ہوگئے، مرض کی تکالیف دور ہوگئیں، ورم کم ہوگیا اور مریضوں نے آرام اور صحت کا اعتراف کیا۔

عوام کی مقبول دوا

ایلوا اور اس کا گودا صدیوں سے مختلف امراض کے لئے کامیابی کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔ گنٹھیا کے ورم اور درد کے لئے اس کا استعمال بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

ایک مؤثر لیپ

بند چوٹ کے درد اور ورم کے لئے برابر مقدار میں ایلوا، آنبہ ہلدی اور میدہ لکڑی کا سفوف پانی میں پکا کر متاثرہ مقام پر اس کا لیپ لگانے اور سکائی کرنے سے دونوں تکلیفیں بڑی تیزی سے دور ہوجاتی ہیں۔ اکثر صورتوں میں پہلے ہی لیپ سے 80 فیصد درد اور ورم دور ہو جاتا ہے۔ کھلے زخموں پر اسے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

ذیابیطس کے لئے

جزیرہ نمائے عرب میں ایلوا ذیابیطس کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک تجربے میں انسولین استعمال نہ کرنے والے مریضوں کو 4 سے 14 ہفتوں تک روزانہ آدھا چائے کا چمچہ ایلوے کا گودا کھلانے سے ان کے خون میں شکر کی سطح نصف ہوگئی اور جسم کے وزن میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔

افزائش حسن کے لئے

ایلوا افزائش حسن کی کئی اشیاء میں بنیادی جز کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ان اشیاء کے استعمال سے جلد کو آرام ملتا ہے اور رنگت نکھر جاتی ہے، زخم اور خراش سے جلد محفوظ رہتی ہے۔ اس میں شامل ایلوا ین سورج کی الٹراوائلٹ ریز یا شعاعوں سے جلد کو 20 سے 30 فیصد محفوظ رکھتی ہے۔ افریقی شکاری پسینے اور اس کی بو سے بچنے کے لئے بھی اس کا لیپ استعمال کرتے ہیں۔

احتیاط

ایلوے کے زیادہ مقدار میں استعمال سے بچنا چاہئے۔ اس کی وجہ سے بواسیر کی تکلیف ہوسکتی ہے۔ اس لئے خاص طور پر اسے دست آور دوا کے طور پر احتیاط اور اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔

ایلوے کی کریم

گھیکوار کے پتے کی اوپری جلد الگ کرکے ایک پیالی گودا بلینڈر میں اچھی طرح یک جان کرلیں۔ اس میں 500 ملی گرام حیاتین ج (وٹامن سی) بھی ملالیں اور ریفریجریٹر میں رکھ چھوڑیں اور صبح وشام جلد پر اس کی اس کی مالش کرکے 20,15 منٹ بعد دھولیں۔ گودا کھانے کی صورت میں گودے کے اوپر موجود سیاہ حصہ الگ کردیں۔ (ہمدرد صحت اکتوبر 2008ء)

کیسیا ڈائی ڈی موبوٹرا

(Cassia Didymobotria)

یہ جھاڑی نما پودا سارا سال پھول دیتا ہے جن کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ بسا اوقات اس کی لمبائی سات آٹھ فٹ ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر ان گھروں اور باغوں میں کاشت کیا جاتا ہے جو بہت بڑے نہ ہوں۔ دسمبر اور اپریل کے دوران اس پودے پر زرد رنگ کے پھول آتے ہیں۔ یہ سدا بہار جھاڑی نما پودا اگر ایک بار کاشت کرلیا جائے تو پھولوں کی سال بھر کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔ یہ پودا بڑا سخت جان ہے جو مختلف قسم کی آب وہوا اور زمینوں میں کاشت کیا جاسکتا ہے۔ ناخوشگوار موسمی حالات بھی اس پر کم اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماخوذ

دنیا کے سات جدید عجائبات

یہ کروڑوں انسانوں کی نگاہوں کا مرکز ہیں

«قسط اول»

آج سے صرف دس ہزار سال قبل ہماری دنیا میں جنگلوں، دریاؤں اور پتھروں یا لکڑی کی چند چھوٹی موٹی کوٹھڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ پھر جب انسان کو علم کی دولت ودیعت ہوئی تو وہ دیکھتے ہی دیکھتے اشرف المخلوقات بن گیا۔ آج وہ کرہ ارض کی سب سے زیادہ طاقتور مخلوق ہے اور چپے چپے پر اس کی ذہانت، محنت اور قوت کے نمونے نظر آتے ہیں۔ انہی میں انسانی ساختہ عجائبات عالم بھی شامل ہیں۔

تاریخ انسانی کے پہلے عجائب اہرام مصر ہیں جو آج سے ساڑھے چار، پانچ ہزار سال قبل تعمیر ہوئے۔ ان میں سے کئی ایک آج بھی مصری صحراؤں میں ایستادہ معماروں کی قابلیت کا نشان ہیں۔ قدیم مؤرخین نے اپنے زمانے کے سات عجائبات کا ذکر کیا ہے لیکن ان میں سے ایک کے سوا باقی سب معدوم ہو چکے ہیں۔

آج سے دس سال قبل سوئٹزرلینڈ کے ایک کاروباری، برنارڈ ویبر کو خیال آیا کہ دنیا بھر کے لوگوں سے رائے لے کر ایسے سات نئے عجائبات عالم کا انتخاب کیا جائے جو ابھی معدوم نہیں ہوئے۔ اپنے خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے ایک کمپنی، نیو اوپن ورلڈ کارپوریشن کی بنیاد رکھی اور ستمبر 1999ء میں اپنے منصوبے کا آغاز کر دیا۔

سات نئے عجائبات عالم چننے کے لئے کوئی بھی فرد انٹرنیٹ یا ٹیلی فون کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کر سکتا تھا۔ شروع میں تو منصوبہ سرد مہری کا شکار رہا۔ لیکن جب 2000ء میں طالبان نے بامیان میں بدھا کا دیوہیکل مجسمہ تباہ کر ڈالا تو ووٹنگ میں تیزی آ گئی۔

نومبر 2005ء تک حتمی عجائبات کا انتخاب کرنے کے سلسلے میں 177 یادگاریں زیر غور تھیں۔ انتخاب میں صرف انہی یادگاروں کو شامل کیا گیا جو انسان ساختہ ہیں۔ 2000ء سے قبل تعمیر ہوئیں اور اچھی حالت میں ہیں۔ یکم جنوری 2006ء تک یادگاروں کی تعداد 21 تک رہ گئی۔ دراصل لوگوں نے جن عجائبات کو زیادہ ووٹ دیئے وہ خود بخود سرفہرست آتے چلے گئے۔

آخر نیو اوپن ورلڈ کارپوریشن نے اعلان کیا کہ 7 جولائی 2007ء کو سات نئے عجائبات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ دنیا بھر کے دس کروڑ لوگوں نے بذریعہ ووٹ ان کا انتخاب کیا تھا۔ اس سلسلے میں لزبن (پرتگال) کے فٹبال سٹیڈیم میں ایک شاندار تقریب منعقد ہوئی جس میں پچاس ہزار افراد شریک ہوئے۔ وہاں تالیوں کی گونج میں دنیا کے نئے سات عجائبات ---تاج محل، بطرا (Petra)، دیوار چین، کلوسیم، چیچن اٹزا (Chichen Itza)، ماچو پیچو (Machu Picchu) اور کرائسٹ دی ریڈیمر کا اعلان کیا گیا۔ اہرام مصر کو خصوصی درجہ عطا کر کے انہیں بھی اس منفرد کیٹیگری میں شامل کیا گیا۔

دراصل مصری حکومت نے اعتراض کیا تھا کہ اہرام مصر دنیا کے قدیم ترین عجائب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں رائے شماری میں شامل کرنا ان کی توہین ہے لہٰذا غزہ کے ہرم اکبر کو خصوصی درجہ ملنا چاہئے۔ کمپنی کے ماہرین نے اس احتجاج پر غور کیا اور پھر مصری حکومت کا اعتراض درست تسلیم کرتے ہوئے ہرم کو مقابلے کی دوڑ سے خارج کر دیا۔ ان ماہرین کی کمیٹی کے سربراہ یونیسکو کے سابق ڈائریکٹر جنرل، فیڈریکو مینور تھے۔

یہ یاد رہے کہ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو نے ان سات نئے عجائبات عالم کو تسلیم نہیں کیا، اس کا کہنا ہے کہ یہ محض دس کروڑ افراد کی ذاتی پسند ہیں۔ تاہم ان عجائبات پر نظر ڈالی جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ ان دس کروڑ لوگوں نے دیگر کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ آیئے اب سات عجائبات کی بابت پڑھئے جنہیں وہ بھی جان گئے جو پہلے ان سے ناواقف تھے۔

تاج محل

عشق کی ایک لازوال داستان کا تعمیراتی مرقع۔ یہ مغل شہنشاہ شاہجہان کی چہیتی بیگم ممتاز محل کا مقبرہ ہے جس میں وہ خود بھی دفن ہوا۔ اس کی تعمیر 1632ء میں شروع ہوئی اور 1648ء میں انجام کو پہنچی۔ یہ بات ثابت نہیں کہ کس فنکار نے یہ انوکھا ڈیزائن تخلیق کیا تاہم مؤرخ استاد احمد لاہوری (1580ء تا 1649ء) کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اسی نے دہلی کا لال قلعہ ڈیزائن کیا تھا۔

تاج محل مغل فن تعمیر کا بہترین نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اس فن تعمیر میں فارسی، ترک، ہندوستانی، وسط ایشیائی اور اسلامی سٹائل جمع ہو گئے ہیں جنہوں نے اسے ندرت بخش دی۔ اس یادگار میں سفید گنبد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے تاہم تاج محل کئی عمارات کا مجموعہ یا کمپلیکس ہے۔ 1983ء میں اسے یونیسکو نے ورلڈ ہیریٹیج سائٹ قرار دیتے ہوئے اعلان کیا "یہ بھارت میں مسلم آرٹ کا ہیرا اور انسانی مہارت کا بے مثال کارنامہ ہے"۔

یہ یاد رہے کہ مقبرہ ہمایوں، مقبرہ امیر تیمور اور مقبرہ اعتماد الدولہ کی تعمیری خصوصیات تاج محل میں نظر آتی ہیں۔ دراصل شاہجہان فنون لطیفہ کا دلدادہ تھا اور اس کی سرپرستی میں ہندوستان بھر میں کئی خوبصورت عمارات تعمیر ہوئیں۔ تاج محل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاہجہان نے مروجہ سرخ پتھر کے بجائے سفید سنگ مرمر نصب کروایا اور اسے لازوال مقام عطا کر دیا۔

تاج محل کے چاروں طرف چہار باغ واقع ہے یعنی چار حصوں والا باغ۔ مغل سلطنت کے بانی بابر نے ہندوستان میں یہ خصوصی باغ متعارف کروایا تھا۔ تاج محل کا چہار باغ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ دیگر باغات کے برعکس مقبرہ اس کے درمیان میں نہیں بلکہ آخر میں واقع ہے۔ چہار باغ میں موجود راہداریاں، فوارے، کیاریاں اور دیگر تعمیری نمونے لاہور کے شالامار باغ سے ملتے جلتے ہیں، اسی لئے خیال ہے کہ تاج محل کا چہار باغ بھی علی مردان نے ڈیزائن کیا تھا۔

اس باغ میں ہمہ قسم کے رنگ برنگ اور خوشبودار پھولوں والے پودے لگائے گئے تھے۔ پھل والے درخت بھی بکثرت تھے۔ جب مغل سلطنت کو زوال آیا تو باغ کی دیکھ بھال بھی غفلت کا شکار ہو گئی۔ جب انگریزوں نے آگرہ پر حملہ کیا تو لڑائی میں مقبرے اور باغ کو خاصا نقصان پہنچا۔ انگریزوں نے تاج محل پر قبضہ کیا تو باغ میں اپنے برطانوی فن تعمیر کے مطابق لان بنا دیئے۔ یوں باغ کی سابقہ مغل نشانیاں تقریباً مٹ کر رہ گئیں۔ کمپلیکس کے تین اطراف سرخ مٹی کی دیوار بنی ہوئی ہے، دریا کی سمت کوئی آڑ نہیں۔ دیوار کی بیرونی طرف کئی مقابر نظر آتے ہیں، ان میں شاہجہان کی دوسری بیویوں اور دیگر ملازمین کی قبریں واقع ہیں۔ تاج محل کا مرکزی دروازہ بھی سنگ مرمر سے تعمیر کردہ ہے۔ کمپلیکس کے آخر میں ایک مسجد بھی ہے۔ اس کا ڈیزائن دہلی کی جامع مسجد سے ملتا جلتا ہے جو شاہجہان ہی نے تعمیر کروائی تھی۔

مغل مقابر کی طرح شاہجہان اور ممتاز کی حقیقی قبریں نیچے واقع ہیں، اوپر فرش پر ان کے تعویذ بنائے گئے ہیں۔ مقبرے کے گنبد اور اس کے چار مینار پورے کمپلیکس کی جان ہیں۔ سطح زمین سے مقبرہ کل 55 میٹر بلند ہے۔ گنبد کا قطر 18 میٹر اور اونچائی 24 میٹر ہے۔ پورے مقبرے میں اسلامی خطاطی کے انتہائی دلکش نمونے نظر آتے ہیں۔ قرآنی آیات کو انتہائی مہارت اور خوبصورتی سے رقم کیا گیا ہے۔

تاج محل آگرہ کی جس زمین پر تعمیر ہوا وہ مہاراجہ جے سنگھ کی ملکیت تھی۔ راجہ نے وہ بخوشی شاہجہان کو دے دی۔ بدلے میں بادشاہ نے اسے آگرہ کے وسط میں ایک محل عطا کر دیا۔ زمین ملتے ہی تقریباً تین ایکڑ رقبے پر کھدائی ہونے لگی تاکہ مقبرے کی بنیادیں کھڑی کی جا سکیں۔ چونکہ قریب ہی دریا تھا، اس لئے بنیادوں میں کئی ٹن پتھر اور مٹی استعمال کی گئی تاکہ وہ پانی کے رساؤ سے پاک رہیں۔

بیشتر مؤرخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تاج محل کسی ایک ماہر نے ڈیزائن نہیں کیا، یہ منصوبہ کئی ماہرین کی تخلیقی صلاحیتوں کا مرہون منت ہے۔ مقبرے کا گنبد ترک فنکار، اسماعیل خان نے ڈیزائن کیا تھا۔ امانت خان کو خطاطوں کا سربراہ بنایا گیا جو شیراز سے تعلق رکھتا تھا۔

آج تاج محل دنیا بھر کے سیاحوں کا پسندیدہ مقام ہے۔ ہر سال تیس سے پچیس لاکھ سیاح اسے دیکھنے آتے ہیں۔ بھارتی حکومت ان کی وجہ سے کروڑوں ڈالر کماتی ہے۔ فن تعمیر کے اس شاہکار کا حسن آجکل فطری آلودگی کی وجہ سے خطرے میں ہے۔ بھارتی حکومت نے اسے محفوظ رکھنے کے لئے اقدامات کئے ہیں تاہم ماہرین ان سے مطمئن نہیں۔

جب بھارتیوں کو معلوم ہوا کہ تاج محل بھی عجائبات عالم میں شامل ہے، تو کیا ہندو، کیا مسلمان اور کیا سکھ، سبھی نے اس پر اظہار مسرت کیا۔ بھارتی حکومت اس بات پر خوش ہے کہ اب مزید سیاح تاج محل کا دورہ کریں گے اور یوں زیادہ غیرملکی زرمبادلہ اس کے ہاتھ لگے گا۔ اس لحاظ سے بھارتیوں کو مغل بادشاہوں کا احسان مند ہونا چاہئے، وہ اپنے دور میں ایسی خوبصورت عمارتیں بنا گئے کہ دنیا بھر سے لاکھوں سیاحوں کو کھینچ لاتی ہیں۔

بطرا (Petra)

اردن میں واقع قدیم شہر جو اپنی بلند و بالا پتھریلی عمارات کے باعث بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے۔ وادی عربہ کے پہاڑی علاقے میں واقع ہے۔ یہ وادی بحر مردار سے لے کر خلیج عقبہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ شہر کی بیشتر عمارات پہاڑوں میں پتھر تراش کر بنائی گئی ہیں۔

یہ انسانی آبادی وقت کی دھول میں گم ہو گئی تھی۔ سوئٹزرلینڈ کے مہم جو، جوہان لڈوگ برک ہارڈٹ نے اسے 1812ء میں دریافت کیا۔ تاہم دوسری جنگ عظیم تک مسلح پہریداروں کی معیت ہی میں یورپی اسے دیکھنے جاتے رہے کیونکہ عرب بدو ان پر حملہ کر دیتے تھے۔ 1985ء میں بطرا کو نمایاں حیثیت ملی جب یونیسکو نے اسے ورلڈ ہیریٹیج سائٹ قرار دے دیا۔ ماہرین نے اسے "انسان کے ثقافتی ورثے میں ایک قیمتی موتی" کا خطاب دیا۔

بطرا کا قدیم نام رقیم ہے۔ بحر مردار سے ملنے والی قدیم لوحوں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ قدیم مؤرخین نے مختلف حوالوں سے اپنی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وادی عربہ کی غاروں میں سب سے پہلے حورتی (Horites) آباد ہوئے جو خانہ بدوش قسم کے لوگ تھے۔ یہ تقریباً 2000 قبل مسیح کی بات ہے۔ بعد ازاں اس علاقے میں ادومی آباد ہوئے اور علاقہ ادوم کہلانے لگا۔ ادومیوں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں تاہم وہ اپنی دانش اور لکھنے کی صلاحیت کے باعث مشہور تھے۔ 312 قبل مسیح میں عرب قبیلے، نبطی کے باشندوں نے ادومیوں کو فلسطین کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ نبطیوں کے دور ہی میں بطرا کو عروج حاصل ہوا اور یہ تجارت کا اہم مرکز بن گیا۔

بطرا کے مغرب میں غزہ ہے اور شمال میں بصرہ اور دمشق، یوں کئی تجارتی قافلے یہاں آنے جانے لگے۔ پھر پہاڑوں اور ندی نالوں نے اسے قدرتی قلعے کی شکل دے دی۔ نبطیوں کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے نالوں کا پانی استعمال کرتے ہوئے اردگرد کئی مصنوعی نخلستان بنالئے۔ یوں بطرا کو پھلنے پھولنے میں مدد ملی اور کئی عرب بدو یہاں بس گئے۔ تاریخی حقائق سے پتا چلا ہے کہ نبطی بند بھی بناتے تھے تاکہ بارشوں کے موسم میں آنے والے سیلابوں کا مقابلہ ہوسکے۔ مزید برآں قحط کی صورت میں جمع شدہ پانی کام آتا تھا۔

نبطیوں کے دور میں بطرا مسالوں کی تجارت کا مرکز تھا جو پورے مشرق وسطیٰ میں پھیلی ہوئی تھی۔ اسی زمانے میں یہاں مقیم فنکاروں نے پہاڑوں میں پتھر تراش کر دیوہیکل عبادت گاہیں اور مقابر بنائے۔ 63ء میں جنرل پومپئی کی قیادت میں رومیوں نے علاقے پر قبضہ کرلیا۔ شروع میں بطرا کو آزاد رکھا گیا تاہم شہنشاہ ٹراجن نے 106ء میں اسے صوبہ ''عرب بطرا'' کا حصہ بنادیا جس کا صدر مقام بطرا تھا۔ رومی دور میں بھی بطرا پھلتا پھولتا رہا اور یہاں کئی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔

قدیم نبطی مختلف دیوی، دیوتاؤں کی عبادت کرتے تھے۔ ان کا سب سے بڑا دیوتا دسہارا تھا۔ 313ء تک رومیوں کے زیر اثر علاقے میں عیسائیت نے قدم جمالئے۔ 363ء میں ایک خوفناک زلزلے نے بطرا کو بہت نقصان پہنچایا اور اس کا خصوصاً آبی نظام تباہ ہوگیا۔ بعدازاں دیگر شہر مسالوں کی تجارت کا مرکز بن گئے، یوں رسول اکرم ﷺ کی پیدائش سے قبل ہی بطرا کھنڈرات میں تبدیل ہوگیا۔

آج ہر سال چار لاکھ سیاح بطرا کے کھنڈر دیکھنے آتے ہیں۔ اس کی شہرت پھیلانے میں ہالی وڈ کی فلموں نے بھی خاص کردار ادا کیا۔ سند باد اینڈ دی آئی آف ٹائیگر، انڈیانا جونز اینڈ دی لاسٹ کروز اور دی ممی ریٹرنز وغیرہ میں بطرا کے طویل سین فلمائے گئے ہیں۔

اردن کے باشندوں نے سات عجائبات میں اس کی شمولیت کا خیرمقدم کیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دو کروڑ بیس لاکھ ووٹ اس کے حق میں ڈالے گئے۔ اردنی محکمہ سیاحت کو یقین ہے کہ اب مزید سیاح بطرا دیکھنے آئیں گے، اس طرح قومی آمدن میں اضافہ ہوگا۔ یاد رہے کہ اردنی حکومت نے بطرا کو عجائبات میں شامل کرنے کے لئے بڑی منظّم مہم چلائی تھی اور اسے کامیابی بھی حاصل ہوئی۔

دیوار چین

پتھروں اور مٹی سے تیار کردہ یہ دیوار جس کی تعمیر کا آغاز پانچویں صدی قبل مسیح سے ہوا اور جو سولھویں صدی تک بنتی رہی۔ چینی حکمران وقفے وقفے سے دیوار کی توسیع کرتے رہے تاکہ چین، منگولیا، ترکستان اور وسط ایشیا میں آباد قبائل کے حملوں سے بچ سکیں۔ چینی زبان میں دیوار وانگ لی قانگ قینگ (Wan Li Qang Qeng) کہلاتی ہے یعنی دس ہزار لی لمبی دیوار (لی کے معنی ہیں 5 ہزار کلومیٹر)۔

یہ واضح رہے کہ دیوار چین کوئی مسلسل چلنے والی دیوار نہیں بلکہ چھوٹی بڑی کئی دیواروں کا مجموعہ ہے جو مختلف چینی حکمرانوں نے تعمیر کروائیں۔ یہ انسان ساختہ دنیا کا سب سے طویل سٹرکچر ہونے کا بھی اعزاز رکھتا ہے۔ یہ 15 سے 20 فٹ چوڑی اور 20 تا 25 فٹ اونچی ہے۔ اثریاتی شہادتیں بتاتی ہیں کہ آٹھویں صدی قبل مسیح تک چینی دیوار کی افادیت جان چکے تھے۔ اسی لئے پانچویں صدی ق م سے 221 ق م تک چین کی چی، یان اور زاؤ سلطنتوں نے دشمنوں سے اپنی سرحدیں محفوظ رکھنے کے لئے وسیع پیمانے پر دیواریں بنوائیں۔ ان کا واقعی فائدہ ہوا اور وحشی قبائل کے حملے خاصے کم ہوگئے۔

221 ق م میں چینی بادشاہ قن شی ہوانگ نے مخالف ریاستیں فتح کرکے متحدہ چین کی بنیاد رکھی۔ اس نے پھر دیوار کے وہ حصے گرادیئے جو ان ریاستوں میں تعمیر کئے گئے تھے۔ اسے خطرہ تھا کہ مقامی سرداران دیواروں کو استعمال کرتے ہوئے اس پر حملہ کرسکتے ہیں۔ قن شی نے پھر شمال سے آنے والے وحشی قبائل روکنے کے لئے شمالی سرحدوں پر نئی دیواریں بنائیں۔ یہ دیواریں اب معدوم ہوچکی ہیں۔ قن شی کے بعد ہان، ہوئی اور جن سلطنتوں کے بادشاہوں نے بھی دیوار چین کی دیواریں مرمت یا مضبوط کروائیں تاکہ خود کو شمالی حملہ آوروں سے بچاسکیں۔

1449ء میں جب جنگ تومو (Tumu) میں منگولوں نے چینی فوج کو شکست دی، تو منگ سلطنت کے حکمرانوں کو بھی دیواریں تعمیر کرنے کا خیال آیا۔ منگولوں نے پے در پے انہیں شکستیں دیں، تب منگ حکمرانوں کو یقین ہوگیا کہ اگر انہوں نے ٹھوس اقدامات نہ کئے تو حکومت ان سے چھن جائے گی۔ انہوں نے پھر منگولیا کی سرحد کے ساتھ ساتھ دیواریں بنوادیں۔

چونکہ ان دیواروں کی تعمیر میں پتھر اور اینٹیں استعمال ہوئیں لہٰذا وہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ مضبوط تھیں۔ منگول حملے کئی برس جاری رہے لہٰذا منگ حکمرانوں نے دیواروں کی تعمیر و مرمت پر کثیر سرمایہ خرچ کیا۔ چینی دارالحکومت، بیجنگ کے قریب واقع دیوار کو خصوصاً خوب مضبوط کردیا گیا۔ منگ حکمرانوں کا یہ بندوبست ان کے بڑا کام آیا۔

جب منگولوں کے حملے تھمے تو شمال۔ مشرقی چین میں آباد مانچو چینیوں نے منگ سلطنت پر چڑھائی کر دی۔ اس وقت دیوار چین منگ فوج کے بہت کام آئی۔ 1610ء میں منگ جرنیل، یوان چونگ ہوان کی فوج نے مانچوؤں کو درہ شاہنائی پر روک لیا۔ اس جگہ منگ حکمرانوں نے بڑی مضبوط دیوار بنوا رکھی تھی۔ یوں مانچو چین کے مرکزی علاقے میں داخل نہ ہوسکے۔ منگ سلطنت کی بدقسمتی کہ 1644ء میں ایک خودغرض اور راشی جرنیل، وہ سنگوئی نے مانچوؤں سے بھاری رقم بطور رشوت لے کر درہ شاہ ہنائی کی دیوار کے دروازے کھول دیئے۔ اب مانچو فوج سرعت سے بیجنگ کی طرف بڑھی۔ عیش وعشرت میں پڑی منگ فوج ان جنگجوؤں کا مقابلہ نہ کرسکی اور یوں چین میں مانچو سلطنت قائم ہوگئی جو 1912ء تک برقرار رہی۔ مانچو دور حکومت میں منگولیا بھی چین کا حصہ بن گیا، اس لئے مزید دیواروں کی تعمیر روک دی گئی۔

دیوار چین میں وقفے وقفے سے ٹاور بنائے گئے ہیں۔ یہ اسلحہ جمع کرنے، سپاہی ٹھہرانے اور دھوئیں کے اشارے دینے کے کام آتے تھے۔ طویل وقفوں پر بیرکیں اور انتظامی مراکز واقع تھے۔

ایک زمانے میں یہ بات بہت مشہور ہوئی تھی کہ دیوار چین چاند سے نظر آتی ہے مگر اس کا کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں۔ چاند پر جانے والے کسی خلاباز نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اسے دیوار چین نظر آئی ہے۔ دراصل چاند سے خشکی کا پھیلا ہوا زمینی قطعہ مثلاً براعظم آسٹریلیا تو نظر آجاتا ہے مگر دھاگے کی طرح طویل دیوار چین دکھائی دینا ناممکن ہے۔ اس دیوار کی زیادہ سے زیادہ چوڑائی تیس فٹ ہے، اتنی دوری سے انسانی آنکھ اتنی کم چوڑی کوئی شے نہیں دیکھ سکتی۔

غزہ کا ہرم اکبر

دنیا کے قدیم سات عجائبات میں سے واحد عجائب جو آج بھی باقی ہے۔ یہ یاد رہے کہ دور فرعونیہ کے مصریوں نے کئی اہرام تعمیر کئے تھے۔ ان میں تقریباً 111 آج بھی قائم ہیں۔ ''غزہ کا ہرم اکبر'' ان میں سب سے بڑا ہے اور یہی قدیم سات عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ یہ اہرام بنیادی طور پر فرعونوں، ان کے خاندانوں، وزراء اور امراء کے مقابر ہیں۔

ہرم اکبر قاہرہ کے قریب واقع ہے۔ اسے فرعونوں کی چوتھی سلطنت کے فرعون، خوفو کے مقبرے کی حیثیت سے تعمیر کیا گیا۔ یہ تقریباً بیس سال میں یعنی 2560 ق م (قبل مسیح) میں مکمل ہوا۔ اسے ''خوفو کا ہرم'' بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے قریب ہی دو معبد اور خوفو کی تین بیویوں کے تین چھوٹے اہرام بھی موجود ہیں۔ مزید برآں کارکنوں کی بستی بھی دریافت ہوئی ہے جنہوں نے یہ تعمیرات مکمل کی تھیں۔

ہرم اکبر کے جنوب مغرب کی طرف، چند سو گز کے فاصلے پر خوفو کے جانشین خافرے کا ہرم واقع ہے۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ خافرے ہی نے ابوالہول تعمیر کرایا تھا۔ جنوب مغرب کی سمت ہی ایک اور بڑا ہرم واقع ہے۔ یہ خوفو کے ایک اور جانشین مینکارا کا مقبرہ ہے۔ یہ دونوں ہرم اکبر سے کچھ ہی چھوٹے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ پورا کمپلیکس 2560 ق م میں مکمل ہوگیا تھا۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ خوفو کا ہرم اکبر اس کے قابل وزیر ہیمون یا ہامون نے تعمیر کروایا تھا۔

سائنسدانوں کے تخمینے کی رو سے ہرم اکبر کی تیاری میں بیس لاکھ بلاک استعمال ہوئے۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ غزہ کمپلیکس پانچ فرعونوں کے دور حکومت میں مکمل ہوا اور یہ تقریباً سو برس کا عرصہ بنتا ہے۔ اس سے قبل کے ایک سو سالہ عرصے میں بھی تین عظیم اہرام تعمیر ہوئے تھے یعنی صقاریہ کا ہرم (جو پہلا ہرم سمجھا جاتا ہے) سنیفرو، ہرم اور سرخ ہرم۔

ہرم اکبر تیرہ ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس کی تیاری میں چوبیس لاکھ پتھر استعمال ہوئے۔ یہ 146.6 میٹر یا 48.09 فٹ بلند تھا۔ تاہم چوٹی شکست و ریخت کا شکار ہونے کے باعث اس کی موجودہ اونچاء 138.8 میٹر ہے۔ 1301ء میں ایک زبردست زلزلے کے باعث ہرم کے کئی پتھر ٹوٹ گئے تھے۔ انہیں بعدازاں مملوک سلطان، بصیرالدین حسن کے حکم پر قاہرہ کی مساجد اور قلعے تعمیر کرتے ہوئے استعمال کرلیا گیا۔

ہرم اکبر کی پہلی باقاعدہ پیمائش برطانوی ماہر مصریات، فلنڈرز پیری نے 1880ء میں کی تھی۔ یہ تقریباً ترپن ہزار مربع میٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ خوفو کا ہرم چار ہزار سال تک دنیا کی سب سے اونچی عمارت رہی۔ 1300ء میں برطانیہ میں لنکن کیتھڈرل مکمل ہوا تو اس سے یہ اعزاز چھن گیا۔

ہرم اکبر بنانے والوں کے کمال کا اندازہ اس امر سے لگائیے کہ چاروں کونوں کی پیمائش میں صرف اٹھاون ملی میٹر کا فرق پایا گیا۔ ہرم کے پتھر چونے، بسالٹ یا گرینائٹ کے ہیں۔ یہ پتھر یا بلاک تین چارٹن کے ہیں۔ بنیادوں میں البتہ زیادہ بھاری پتھر استعمال کئے گئے۔ نیز جو بلاک بیرونی دیواروں میں لگائے گئے، ان کا وزن اسی ٹن تک جا پہنچتا ہے۔ اندازے کے مطابق ہرم اکبر کا کل وزن انسٹھ لاکھ ٹن ہے۔

دنیا کے سات نئے عجائبات کا اعلان کرنے والی اس کمپنی نے اپنی فہرست میں خصوصی طور پر 'ہرم خوفو' کو شامل کیا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ یہ سات قدیم عجائبات کی واحد سالم نشانی ہے۔

کسی کی شکل وصورت پر طعنہ زنی نہ کرو

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

ایک شخص کا رنگ سیاہ تھا ایک دن کسی نے اس کی سیاہ رنگت پر پھبتی کسی۔ اس نے اسے ایسا دندان شکن جواب دیا کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا کہا کہ۔

نہ من صورتِ خویش خود کردہ ام
کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام
ترا بامن از زشت رویم چہ کار
نہ آخر منم زشت و زیبا نگار

میں نے اپنی صورت خود نہیں بنائی ہے تو اسے میرا عیب گن رہا ہے گویا میں نے کوئی برا کام کیا ہے تجھے میری بدصورتی سے کیا مطلب آخر برے اور اچھے نقش بنانے والا میں تو نہیں ہوں۔

مکرم محمد قاسم طاہر صاحب مربی سلسلہ

49 واں جلسہ سالانہ سیرالیون

نمائندہ صدر، وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ 20 چیف پیراماؤنٹ چیفس نمائندگان پیراماؤنٹ چیفس، 30 سیکشن چیفس، چیفڈم سپیکرز، 12 قبائلی سردار، اعلیٰ حکومتی عہدیداران اور متعدد غیر از جماعت آئمہ کرام کی شرکت

حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری کے بعد کام کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔

امسال بھی صدر مملکت کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی جسے انھوں نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔لیکن جلسہ سالانہ کے ایام میں بیرون ملک جانے کی وجہ سے خود جلسہ میں شمولیت نہ کر سکے اور وزیرداخلہ آنرایبل داؤدا کمارا کو اپنا نمائندہ مقرر کیا۔

مرکزی مہمان

امسال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم بشیر احمد اختر صاحب کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا۔جنہیں سیرالیون میں 21 سال سے زیادہ خدمات کی توفیق ملی۔آپ کی آمد سے جلسہ میں ایک خاص رونق اور جوش پیدا ہوا۔آپ کے پرانے شاگرد اور احباب جماعت سیرالیون آپ کو اپنے درمیان دیکھ کر اور مل کر بہت خوش تھے اور حضور انور کی اس شفقت پر بے حد شکر گزار تھے۔

آغاز جلسہ

جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ سیکنڈری سکول Bo کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔جوق در جوق احمدی گاڑیوں پر بینرز اور پوسٹرز لگائے مختلف اطراف سے Bo شہر میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔شہر کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی گاڑیوں میں سوار مرد و زن بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے آرہے تھے۔اس طرز عمل سے شہر میں ایک روحانی فضا قائم ہو رہی تھی۔

پہلا دن

مورخہ 5 مارچ 2010ء جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

10:00 بجے مرکزی مہمان مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم ڈاکٹر ادریس بنگورہ صاحب نائب امیر اول نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا۔

چند لمحوں کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر داخلہ آنرایبل داؤدا کمارا مع بعض دوسرے منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ تشریف لائے۔ان کا استقبال مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون، مکرم بشیر احمد اختر صاحب، نائب امیر صاحب اول، نائب امیر صاحب دوم اور افسر صاحب جلسہ سالانہ نے کیا۔وزیر داخلہ کی آمد پر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد افسر صاحب جلسہ سالانہ نے وزیر داخلہ ان کے وفد اور معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔

مکرم سنیوسی دین صاحب نے ویلکم ایڈریس میں مہمانوں کو خوش آمدید کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیہ جماعت ساری دنیا میں دین کی تعلیمات کا پرچار محبت سے کر رہی ہے۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب سیرالیون نے مرکزی مہمان کا تعارف کروایا اور تمام آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرکزی مہمان محترم بشیر احمد اختر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پہنچایا تو احباب جماعت نے نہایت گرم جوشی سے جواب دیا اس کے بعد آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔جو حضور نے ازراہ شفقت جلسہ کیلئے بھجوایا تھا۔جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے جلسہ سالانہ کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جلسہ کو مبارک کرے اور ہر لحاظ سے کامیاب و کامران فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اور غرض اس جماعت کی یہ ہے کہ وہ تقویٰ پر قائم ہو اور ان کے عبادات اور نیکیوں کے معیار دوسرے لوگوں سے بلند ہوں۔

حضرت مسیح موعود جماعت کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انھیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اسی غرض کیلئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔وہ تطہیر چاہتا اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آپ جو اس جماعت میں داخل ہیں آپ کا فرض ہے کہ آپ حقیقی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔یہ حقوق کیا ہیں یہی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید اور ذات و صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کیلئے ایک درد ہونا چاہیے...... **خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے سب سے اعلیٰ چیز نماز ہے**۔نماز بے حیائیوں سے روکتی ہے اس لئے نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں اور عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔نمازوں کو سمجھ کر پڑھیں یہی ایک امر ہے جس کی بار بار قرآن کریم نے تاکید کی ہے۔اس سے تھکنا اور گھبرانا نہیں چاہیے...... اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور آپ کو اس کے ذریعہ وحدت کی رسی میں پرو دیا ہے۔اس کی قدر کریں اور اس کی طرف سے جاری ہونے والی ہدایات نصائح کو حرز جان بنائے رکھیں۔آپ کی روحانی فلاح اور کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ خلیفۃ المسیح کے قدم پر قدم ماریں۔آپ کی سب تدبیریں اس کے تابع ہوں۔

ایک اور اہم چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تربیت کیلئے MTA کا انتظام بھی فرمایا ہے۔جس پر 24 گھنٹے حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ارشادات آپ تک پہنچتے رہتے ہیں۔میرے خطبات ہر ہفتہ نشر ہوتے ہیں۔اور دنیا کی مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ہر احمدی کو MTA سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔دنیا بھر کے تمام ممالک کے TV چینلز میں سے MTA ہی ایک ایسا روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی تعلیم و تربیت کیلئے آسمان سے اترا ہے پس اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ باقاعدگی سے MTA سے استفادہ کریں۔پس حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد آپ کا فرض ہے کہ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔اپنی حالتوں کو بدلیں۔اپنے اعلیٰ اخلاق کے معیار بلند کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔(آمین)

اس پیغام کے آخر پر مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے سیرالیون کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کا بھی ذکر فرمایا۔

تقاریر

مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے انسان کی پیدائش کا مقصد اور یہ کہ آنحضور ﷺ نے وحشیوں کو انسان، انسان سے بااخلاق اور بااخلاق سے باخدا انسان بنا دیا کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر داخلہ نے تمام وزراء کی نمائندگی میں خطاب کیا۔آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کو ملک کی سوشل، ریلیجس اور اکنامک ڈویلپمنٹ میں نمایاں کردار ادا کرنے پر مبارکباد دی آپ نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ کی کوششیں اتحاد، محبت اور بھائی چارے کا مکمل نمونہ ہیں۔ایجوکیشن کے میدان میں جماعت کی خدمات کی نمایاں چھاپ ہے۔جماعت کے ملک بھر میں سب سے زیادہ سکول ہیں اور ان سکولوں سے ہونہار طلباء ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔

آپ نے دوسرے مشنز کو بھی توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ کے کام کے انداز اور نمونہ کو دوسرے مشنز کو بھی اپنانا چاہیے۔آپ نے گورنمنٹ آف سیرالیون کی طرف سے جماعت کو ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔سیرالیون میں ہمیشہ گورنمنٹ نے جماعت کی مدد کی ہے تاکہ جماعت اپنے اچھے کام جاری رکھے۔

آپ نے مزید کہا کہ جب سے انہوں نے سیاسی زندگی شروع کی ہے آج تک ایسی منظّم روحانی پرجذب کانفرنس نہیں دیکھی۔انھوں نے کہا کہ پچھلے سال مجھے جلسہ سالانہ UK میں شامل ہونے کا موقع ملا۔جہاں میں نے پہلی دفعہ اس بات کو دیکھا کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہیں اور منظّم ہیں۔اور ایک آدمی کے ہاتھ پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں اور جان قربان کرنے کو تیار ہیں۔انہوں نے مرکزی مہمان مکرم بشیر احمد اختر صاحب کے عرصہ خدمت کا بھی ذکر کیا اور اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ان کا ہم پر احسان ہے کہ آج ان کے سٹوڈنٹ ملک کی اہم شخصیات ہیں۔

سیرالیون پیپلز پارٹی کے سابق نیشنل چیئرمین Alhaji U N S Jah نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سیرالیون بلکہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کا وجود بنی نوع انسان کے لئے بہت مفید ہے۔آپ نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ سیرالیون میں ایجوکیشن کے میدان میں جو ترقی آج نظر آرہی ہے وہ جماعت احمدیہ کی ہی مرہون منت ہے۔میں جماعت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ آج ملک کی بڑی بڑی شخصیات احمدیہ سکولوں کی بدولت

ہیں۔ یہاں تک کہ آج ملک کا وائس پریزیڈنٹ بھی احمدیہ سکول فری ٹاؤن کا طالب علم ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح مذہبی حوالے سے کہا کہ اگر کوئی جماعت دین کی صحیح تعلیم پیش کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اور جو جماعت کے عقائد کے بارے میں غلط فہمی ڈالنا چاہتا ہے اس کا خود اپنا ایمان کمزور ہے۔

ریزیڈنٹ منسٹر آف ایسٹرن پراونس نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک کی ترقی اور استحکام کے بارے میں دوسرے اداروں کی نسبت جماعت احمدیہ کی خدمات منفرد اور نمایاں ہیں۔ بعض احمدیہ سکولوں اور کلینکس کے نام مثال کے طور پر پیش کئے۔ آخر پر احباب جماعت سے درخواست کی کہ ہمیشہ ملک کی ترقی اور استحکام کیلئے دعا کرتے رہیں۔

آخر پر ہائی کورٹ کے جج جسٹس عبداللہ فوفانہ نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

جلسہ کے اس پہلے اجلاس میں وزیر داخلہ، ڈپٹی وزیر برائے Employment، وزیر اعلیٰ ایسٹرن ریجن، سابقہ نیشنل چیئرمین اپوزیشن پارٹی SLPP، وائس چیئرمین PMDC پارٹی، تین سابق وزراء، ممبرز آف پارلیمنٹ، ڈپٹی میئر Bo ٹاؤن سٹی کونسل، میئر کینما ٹاؤن سٹی کونسل، ڈپٹی میئر فری ٹاؤن سٹی کونسل صوبائی، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل Bo ٹاؤن، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کینما ٹاؤن، کونسل ممبرز آف کینما ٹاؤن، نیشنل چیئرمین سیرالیون ٹیچرز یونین، نیشنل چیف فائر فورس، 20 پیراماؤنٹ چیفس، 12 قبائلی سردار، 30 سیکشن چیفس و ٹاؤن چیفس، چیف امام Bo ٹاؤن، چیفڈم چیف امامز، وائس چانسلر جالا یونیورسٹی، ہائی کورٹ کے جج، بزنس مین، بینک مینیجرز کے علاوہ گورنمنٹ افسران اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے معزز افراد نے شرکت کی۔

نماز جمعہ

خطبہ جمعہ مہمان خصوصی مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے دیا۔ آپ نے قرآن وحدیث اور دینی تاریخ سے دلچسپ واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ دین حق امن اور رواداری کا مذہب ہے دہشت گردی کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

آپ کے خطبہ کا سب حاضرین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ تمام منسٹرز اور اعلیٰ شخصیات نے ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ نماز جمعہ کے بعد تمام مہمانوں نے دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم بشیر احمد اختر صاحب مرکزی نمائندہ کی صدارت میں ہی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے بیانات میں جماعت احمدیہ کی ایجوکیشن کے میدان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں احمدیہ سکولوں کے طلباء اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان میں وزراء بھی شامل ہیں اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے افسران بھی ہر ایک اپنی اپنی جگہ احمدیہ سکولوں سے سیکھے والے ڈسپلن اور اچھی روایات کو قائم کرنے میں مصروف ہے۔

اس کے بعد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بہترین ٹیچرز، نمایاں طور پر کامیابی حاصل کرنے والے سٹوڈنٹس اور سکول مینیجرز میں مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے اسناد تقسیم کیں۔

اس سیشن میں ایک تقریر ہوئی۔ جو مکرم طاہر محمود عابد صاحب نے جماعت احمدیہ کی سیرالیون میں تعلیمی خدمات کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب نے 6 لوکل مشنریز کے نکاحوں کا اعلان کیا۔ محترمہ اہلیہ امیر صاحب کی کوشش اور مدد سے دلہنوں کو مناسب دینی لباس میں تیار کیا گیا تھا۔ یہ لباس دلہنوں کو اس لئے تحفتاً دیا گیا تا کہ باقی احباب جماعت کو اس طرف ترغیب ہو۔ شادی کے دینی طریق کو رواج دینے کیلئے ہر سال جلسہ سالانہ پر نکاحوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔

دعا کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن

مؤرخہ 6 مارچ 2010ء جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

پہلا اجلاس

دوسرے دن پہلے اجلاس کا آغاز 9:45 بجے نائب امیر اول مکرم ڈاکٹر الحاج ادریس بنگورہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پرمانینٹ سیکرٹری پریزیڈنٹ ہاؤس مسٹر ایم ایس کپبے نے اپنے بیان میں بتایا کہ وہ اس بات پر نازاں ہیں کہ وہ احمدیہ سکول کے پڑھے ہوئے ہیں۔ آپ نے سکول کی بعض یادوں کا بھی ذکر کیا کہ کس طرح ان کے ٹیچرز ان کی دیکھ بھال کرتے تھے اور انکی پڑھائی کے ساتھ ان کے کردار کی بھی تعمیر کرتے تھے۔

آپ کے بعد **فری ٹاؤن سٹی کونسل کے ڈپٹی میئر** جو کہ احمدیہ سکول کے فارغ التحصیل ہیں نے بیان دیا اور سٹیج پر آتے ہی پہلے چند نعرے لگوائے اور اپنے سکول کے دنوں کی یاد تازہ کی۔ ڈپٹی میئر صاحب نے بھی اپنی ترقی اور اپنی اعلیٰ تعلیم کو احمدیہ سکول کی تربیت کا نتیجہ قرار دیا اور دوسروں کو بھی ترغیب دی کہ وہ احمدیہ سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سیشن میں پہلی تقریر الحاج آنریبل پیرا ماؤنٹ چیف محمد بانیاں صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''زندہ اور محبت کرنے والا خدا''

اس سیشن کی دوسری تقریر مکرم اسماعیل نالو صاحب پرنسپل سنیئر سیکنڈری سکول BO کی ''سچ بولنے کی اہمیت'' کے موضوع پر تھی۔

اس سیشن کی آخری تقریر مولوی نور الدین سیسے کی تھی۔ آپ نے خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر وعصر کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ اجلاس نائب امیر دوم الحاج علیو ایس دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم یوسف کومے صاحب نے ''صداقت حضرت مسیح موعود'' کے موضوع پر تقریر کی۔ (اس سیشن کی آخری دو تقاریر بوجہ بارش نہ ہو سکیں پہلی تقریر مکرم مولوی المامی سیسے صاحب کی بعنوان مالی قربانی کی اہمیت اور دوسری تقریر مکرم افتخار احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ کی بعنوان خلافت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں تھی جو بعد میں احمدیہ ریڈیو سیرالیون پر براہ راست نشر کی گئیں) دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

لجنہ اماء اللہ اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔ خواتین کے اجلاس کی صدارت سسٹر سلمہ کالوں ایکٹنگ صدر لجنہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرمہ مبشرہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب نے لجنہ کا عہد دہرایا۔

محترمہ صفیہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے تربیت اولاد پر مختصر تقریر کی۔ اور لجنہ کو بتایا کہ وہ 24 سال کے بعد ان سے ملنے پر کتنی خوش ہیں۔ گویا کہ وہ اپنے سابقہ گھر میں آ گئی ہیں۔

سسٹر hawa Moiforay نے دینی پردہ کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں خواتین کو پردے کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔

سسٹر Aishtu Tamu نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ایک تعمیری اور اچھے معاشرے کے لئے عورت کا کردار نہایت اہم ہے۔

سسٹر kadi yeilla نے عورتوں کے لئے تعلیم کی اہمیت کے بارے میں تقریر کی۔ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے دینی اخلاقیات کے موضوع پر تقریر کی۔

تیسرا دن

مؤرخہ 7 مارچ 2010ء جلسہ سالانہ کا تیسرا دن تھا جس کا آغاز حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔

اختتامی اجلاس

یہ اجلاس مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا سعید الرحمان صاحب کی صدارت میں صبح 10.00 بجے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس سیشن میں پہلی تقریر محترم بشیر احمد اختر صاحب مرکزی نمائندہ نے کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں تربیت اولاد اور والدین کے حقوق کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

اس سیشن میں آخر پر مکرم مولانا سعید الرحمن صاحب امیر و مشنری انچارج صاحب نے سیرالیون میں احمدیت کی تاریخ اور حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب کی سیرالیون میں جماعتی خدمات کے دلچسپ واقعات نہایت ہی مؤثر انداز میں بیان فرمائے۔

دعا کے ساتھ یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اپنی برکتوں کو پھیلاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔

مجلس سوال وجواب

جمعہ اور ہفتہ کی شب بعد از نماز مغرب وعشاء پروجیکٹر کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف پروگرام احباب جماعت کو دکھائے گئے جنہیں بہت دلچسپی اور توجہ سے سب نے دیکھا اور سنا۔

میڈیا کوریج

جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔

جلسہ کے پہلے سیشن کی Live کارروائی سیرالیون کے نیشنل ریڈیو کے علاوہ 2 دوسرے ریڈیوز پر بھی نشر کی گئی۔ اسی طرح احمدیہ ریڈیو پر جلسہ کے تینوں دن کے پروگرامز لائیو نشر کئے گئے۔

جلسہ کے تینوں دن 8 میڈیا ہاؤسز کے نمائندگان جلسہ کی کارروائی کی کوریج کرتے رہے۔ جلسہ کے دنوں میں اور جلسہ کے بعد اخبارات میں اس بارے میں رپورٹس آتی رہی ہیں۔ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں میں جماعت کی تعلیمی، طبی، مذہبی میدان میں خدمات، جلسہ کے انتظامات اور اتنے بڑے اجتماع کے ڈسپلن کو سراہا۔ مقامی مشہور اخبار STANDARD TIME نے جماعت کی تعلیمی، طبی اور مذہبی میدان میں غیر معمولی خدمات کا ذکر کیا۔ اور اس بات کو نمایاں طور پر لکھا کہ ہم احمدیہ جماعت اور اس کے بے لوث اور انتھک محنت کرنے والے مربیان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ SLPP کے سابق صدر جناب الحاج UNS JAH نے برملا اظہار کیا کہ مرکزی مہمان مکرم بشیر احمد اختر صاحب اپنی سیرالیون میں غیر معمولی تعلیمی خدمات کے باعث قومی ایوارڈ کے مستحق ہیں۔

مقامی اخبار PREMIER NEWS نے جلسہ کی اختتامی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ مرکز سے شامل ہونے والے مہمان مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے اپنے خطاب میں حاضرین کو نصیحت کی کہ وہ تقویٰ اور طہارت کی راہوں پر قدم مارتے رہیں اور حضرت مسیح موعود نے جس عظیم مقصد کیلئے اس جماعت کو قائم فرمایا تھا اس پر قائم رہیں اور خدا اور رسول ﷺ کی محبت میں قدم آگے سے آگے بڑھاتے رہیں۔ اور ان جلسوں کے قیام کا مقصد ہی خدا تعالیٰ سے قرب کو بڑھانا ہے۔

ان خبروں کے ذریعہ لاکھوں آدمیوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ جلسہ کے دوسرے دن شام کو 4 میڈیا ہاؤسز کے نمائندگان نے مکرم بشیر احمد اختر صاحب کا انٹرویو بھی کیا۔

بیعتیں

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوستوں میں سے 200 افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

بک سٹال

جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا جہاں جماعتی کتب رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا کیلنڈر بھی رکھا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مختلف ممالک کے صدران اور اہم شخصیات کی تصاویر شائع کی گئیں۔ جلسہ کے موقع پر مرکزی و مقامی لٹریچر ایک ملین آٹھ لاکھ لیونز سے زائد کا فروخت ہوا۔

پرنسپلز و ہیڈ ٹیچرز کانفرنس

جلسہ کے دوسرے دن ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت احمدیہ سکولز کے ٹیچرز کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت سیرالیون اور مرکزی مہمان مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے بطور چیئرمین شرکت کی۔ اس میٹنگ میں سکولوں کے رزلٹ اور کارکردگی کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں 500 سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔ مکرم بشیر احمد اختر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ استاد معاشرے کی تعمیر کرتا ہے اور طالب علموں کو علم کی دولت سے مالا مال کر کے معاشرے کا بہترین فرد بناتا ہے۔

گنی کناکری سے وفد کی شمولیت

جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری جو کہ سیرالیون کے ماتحت ہے سے مکرم طاہر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ کی سربراہی میں 24 رکنی وفد نے شرکت کی۔

سرخ کتاب کی تیاری

جلسہ کے اگلے روز جلسہ کے افسران کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور جلسہ کے دوران ہونے والی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان تجاویز کو سرخ کتاب میں لکھا گیا تاکہ آئندہ سال ان سے بچا جا سکے۔

اس جلسہ کی کل حاضری 13500 رہی۔ جن میں 415 جماعتوں کی شمولیت رہی اور 2500 سے زائد نومبائعین شامل ہوئے۔ 1016 کے قریب غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے اور جماعت کی تربیت کے لئے مزید پروگرامز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

جماعت احمدیہ غانا کا تعارف اور خدمات

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کے ذریعہ غانا میں احمدیت کا پودا 1921ء میں لگا۔ پہلے ہی دن پانچ ہزار خوش نصیبوں کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ ابتدائی احمدیوں نے بہت قربانیاں کر کے شجرِ احمدیت کو سینچا۔ بیسیوں مربیان کو وہاں استحکامِ احمدیت کے لئے خدمت کا موقع مل چکا اور مل رہا ہے۔

9/اگست 2004ء کو خاکسار مع فیملی کینیا مشرقی افریقہ سے غانا مغربی افریقہ آٹھ گھنٹے کی پرواز کے بعد پہنچا۔ کینیا ایئر لائنز کا جہاز رستے میں صرف عدیس بابا، آئیوری کوسٹ مسافر اتارنے کیلئے رکا۔ جب ہم اکرا، غانا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے باہر آئے تو رش بہت تھا۔ خاکسار رش سے باہر نکل کر اپنے میزبانوں کو تلاش کرنا چاہتا تھا کہ میں نے ''مولوی صاحب'' کی دھیمی سی آواز سنی۔ میں پکارنے والے کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں نے ''مولوی صاحب'' کہہ کر مخاطب کیا ہے، جس سے میں سمجھ گیا کہ آج یہی میرا میزبان ہے۔ آپ مکرم عبدالحکیم صاحب معلم سلسلہ تھے جو ہمیں ایئرپورٹ سے لینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ مرکزی مہمانوں کا استقبال اور الوداع آپ کے ہی سپرد ہے۔ یاد رہے کہ مولوی کا لفظ غانا بھر میں بہت ہی معزز سمجھا جاتا ہے اور صرف مرکزی مربیان کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ہمیں مرکزی مشن ہاؤس اکرا پہنچایا گیا۔ جہاں پر مہمانوں کو ٹھہرانے کا بہت اعلیٰ انتظام ہے۔ محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج سے ملاقات ہوئی آپ نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے ملے اور تازہ گری کے کھوپے پینے کے لئے پیش کئے اور فرمایا کہ ہم یہاں مہمانوں کو سوڈا یا بوتلیں پیش کرنے کی بجائے تازہ گری کے کھوپوں سے خدمت کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دفتر میں visitor's book (مہمانوں کے تاثرات کی کتاب) پیش کر کے فرمایا کہ یہاں پر آنے والا ہر شخص اپنا نام، پتہ اور تاثرات درج کرتا ہے۔ خاکسار نے کتاب ہاتھ میں لے کر جب پچھلے صفحات پر نظر ڈالی تو بڑی بڑی شخصیات کے اسماء اور تاثرات درج تھے۔ مشن ہاؤس کے احاطہ میں ہی صدسالہ جوبلی نمائش کا ایک مستقل خوبصورت ہال میں انعقاد کیا گیا ہے۔ جس میں بڑے سلیقے سے جماعتی مطبوعات اور تصاویر کو سجایا گیا ہے۔ جس سے مہمان اور زائرین بے حد متاثر ہوتے ہیں۔

دو دن بعد علی الصبح مرکزی گاڑی کے ذریعہ ہمیں Tamale شمالی صوبہ کے لئے روانہ کر دیا گیا۔ اکرا شہر سے نکلتے ہوئے، غانا کی مرکزی جلسہ گاہ ''بستانِ احمد'' دیکھی اور ناشتہ مکرم منصور احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ کے گھر سے کیا جن کی رہائش جلسہ گاہ میں ہی تھی۔ (بستانِ احمد، 25/1 ایکڑ کا ایک قطعہ زمین ہے جہاں سالہا سال تک غانا جماعت کا جلسہ سالانہ ہوتا رہا۔ مگر اب اس جگہ کے چھوٹا پڑنے سے شہر سے باہر ساڑھے چار سو ایکڑ کا قطعہ زمین خریدا جا چکا ہے۔ جہاں پر 2007ء سے غانا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا ہے۔ اور 2008ء کے جلسہ سالانہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہاں ہی شرکت فرمائی تھی۔ جب جلسہ سالانہ کی حاضری ایک لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل تھی) رستے میں کماسی شہر سے ذرا قبل Bodi میں مرکزی سنٹر برائے دعوت و تربیت میں رکے۔ جہاں پر مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر جماعت غانا نے اپنی شفقتوں سے نوازا۔ اس سنٹر کی عالیشان عمارت غانا جماعت کے ایک مخلص دوست الحاج یوسف ایڈوسی صاحب نے ہر طرح سے مکمل کر کے جماعت کے سپرد کر دی تھی جہاں پر اب دورانِ سال مختلف دعوتی و تربیتی پروگرام جاری رہتے ہیں۔ اس کے قریب ہی غانا جماعت کا طاہر ہومیو کمپلیکس و کلینک ہے۔ کماسی شہر میں عظیم الشان احمدیہ بیت الذکر اور مربی ہاؤس میں مکرم طالب یعقوب صاحب مربی سلسلہ سے ملاقات کرتے ہوئے رات کو Techiman پہنچے۔ جہاں پر جماعت کا ایک بڑا ہسپتال ہے جس کے انچارج ڈاکٹر رشید احمد بھٹی صاحب ہیں، انہیں کے ہاں رات کا قیام ہوا۔ آپ نے اپنی رہائش کے ساتھ ہی نہایت آرام دہ مہمان خانہ بنایا ہوا ہے۔ یہاں پر ایک بہت بڑے کمپاؤنڈ میں تمام ضروریاتِ جماعت پوری کی گئی ہیں۔ یہاں پر مکرم یوسف بن صالح صاحب بطور صوبائی مربی تعینات تھے۔ آپ جامعہ احمدیہ میں خاکسار کے ہم جماعت ہوتے تھے۔ یہاں جس روڈ پر جماعتی عمارات ہیں اس سڑک کا نام احمدیہ روڈ ہے۔

اگلے دن تمالے پہنچے جہاں پر مکرم عبدالحمید طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مجھے تمالے مشن کا چارج دیا اور خود اسی گاڑی کے ذریعہ سالٹ پانڈ مشن کے لئے تشریف لے گئے۔ تمالے شہر اکرا شہر سے تقریباً 600 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

Tamale غانا کے شمالی صوبہ کا دارالحکومت ہے جہاں پر ہمارے پیارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ قیامِ غانا کے وقت زرعی فارم Dipali کے مینیجر کے طور پر رہائش پذیر رہے۔ آپ کے رہائشی مکان میں ان دنوں صوبائی ایجوکیشن سنٹر ہے جو صوبے بھر کے احمدیہ سکولوں کا نظم و نسق چلاتا ہے۔ اور یہاں سے 115 کلومیٹر مزید آگے اور اندر سلاگا (salaga) گاؤں ہے جہاں کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے آپ ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان دنوں آپ کی رہائش سکول سے باہر سلاگا گاؤں میں کرائے کے مکان میں تھی۔ وہ مکان بطور یادگار آج تک کرائے پر سکول کے پاس ہے جس میں ایک سکول ٹیچر رہائش پذیر ہیں۔

تمالے پہنچے ہوئے ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ خاکسار کو اکرا مرکز سے یہ پیغام ملا کہ کینیا سے میرا بقیہ سامان پہنچ گیا ہے جسے وصول کرنے کے لئے میرا اکرا پہنچنا ضروری ہے۔ چنانچہ تمالے سے اکرا جانے کے لئے تمام بسوں پر پتہ کیا گیا تمام بسوں کی سیٹیں بک ہو چکی تھیں اور پوری کوشش کے باوجود کوئی سیٹ نہیں مل رہی تھی۔ خاکسار کے ہمراہ جماعت کے قدیمی ترجمان جناب سلیمان بن ادریس صاحب تھے چنانچہ ہم ساتھ کے مقامی لاری اڈے پر گئے جہاں کے نائب مینیجر احمدی تھے ان سے صورتِ حال بیان کی۔ وہ اسی وقت اٹھ کر ہمارے ساتھ قریبی بکنگ آفس آئے اور ان کو بتایا کہ میرے مولوی صاحب نے آج اکرا جانا ہے۔ ایک سیٹ چاہئے۔ جواباً ان کو بھی بتایا گیا کہ بس کی ساری سیٹیں بک ہو چکی ہیں۔ انہوں نے بڑے اعتماد اور رعب سے کہا کہ یہ کرایہ پکڑو، میرے مولوی صاحب آج کی بس سے ہی اکرا جائیں گے اگر اور کوئی سیٹ نہ ہوئی تو یہ ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھیں گے۔ خاکسار جب بس کے وقتِ مقررہ پر بس سٹینڈ پر پہنچا۔ تو بس کے درمیان میں ایک سیٹ خاکسار کے لئے ریزرو کی جا چکی تھی۔

احمدیہ مشن کی شہرت

اکرا روانگی سے قبل خاکسار نے اپنے ترجمان جناب سلیمان بن ادریس صاحب سے پوچھا کہ اکرا میں ہمارا مرکز کس علاقے میں ہے؟ محلّہ اور سڑک وغیرہ کا نام بتا دیں تا کہ میں اکرا پہنچ کر ٹیکسی والے کو بتا سکوں کہ مجھے کہاں جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ مشن ہاؤس اس قدر مشہور ہے کہ اس کے لئے کسی محلّہ یا سڑک کا نام بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ٹیکسی والے کو یہ کہنا کہ احمدیہ مشن ہاؤس جانا ہے اگر وہ ٹیکسی والا احمدیہ مشن ہاؤس سے ناواقف ہوگا تو ہرگز اس کے ساتھ سفر نہ کرنا کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی ٹیکسی ڈرائیور کو احمدیہ مشن ہاؤس سے واقفیت نہ ہو۔ چنانچہ خاکسار

کے اصرار کے باوجود انہوں نے مجھے محلّہ اور سڑک کا نام نہ بتایا۔ خاکسار رات کا سفر کر کے علی الصبح اکرا پہنچا۔ ٹیکسی والے سے بات کی تو وہ پوری طرح احمدیہ مشن ہاؤس سے واقف تھا۔ بلکہ رستے میں مجھے بتاتا رہا کہ یہاں تو بڑی بڑی اہم شخصیات حاضر ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمارا چکر لگتا رہتا ہے۔ خاکسار ایئر پورٹ اکرا سے اپنا سامان لے کر اپنے سنٹر تمالے آ گیا۔

غانا کا شمالی صوبہ

غانا کے شمالی صوبہ میں ایک صوبائی مربی کے ساتھ سات مقامی معلمین کام کرتے ہیں۔ اس صوبے کے دارالحکومت تمالے سے برکینا فاسو جانے والی شاہراہ پر جماعت کی دومنزلہ پرشکوہ بیت الذکر موجود ہے، جس نے روحانیت کے ساتھ ساتھ ظاہری لحاظ سے بھی شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس صوبے میں بکثرت اور بڑی بڑی نوزائیدہ جماعتیں عطا کی ہوئی ہیں۔ جو زیادہ تر شعبہ دعوت و تربیت کی کوششوں کا ثمر ہے۔ غانا کا شعبہ دعوت و تربیت مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نائب امیر برائے دعوت و تربیت کی زیرنگرانی بڑی ہی مستعدی سے رواں دواں ہے۔ ایک وقت میں ان کے پاس اٹھارہ ٹیمیں دعوت الی اللہ کے لئے تھیں، ہر ٹیم کے پاس ایک وین گاڑی ہر طرح کے دعوتی آلات سے آراستہ موجود تھی۔ یہ ٹیمیں مہینہ، مہینہ بھر کے لئے مختلف نئے نئے علاقوں میں نکل جاتیں اور خدا کا پیغام قریہ قریہ پہنچاتی رہتی تھیں۔ جس کے نتیجہ میں نیک فطرت قطراتِ محبت جماعت کے اندر ٹپکتے رہے۔

صوبائی گورنمنٹ کی انتظامی میٹنگز میں صوبائی مربی کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ صوبائی گورنمنٹ کے تحت ہونے والی میٹنگز میں صوبائی مربی کو لازماً شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً امنِ عام، انتخابات، ایڈز، تعلیم اور دیگر خاندانی منصوبہ بندی وغیرہ سے متعلق اجلاسات میں صرف شمولیت ہی نہیں بلکہ اظہار رائے کا پورا موقع دیا جاتا ہے۔ اگر کسی ملک کے سفیر تمالے آئیں تو ان سے ملنے والے زعماءِ شہر میں جماعت کے مربی کو بھی شمار کیا جاتا ہے۔ غانا میں گورنمنٹ کی طرف سے ہونے والی ملکی تقریبات میں جماعت کی مرکزی قیادت اور صوبائی تقریبات میں صوبائی قیادت کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس طرح جب جماعت کے مرکزی اور صوبائی اجتماعات ہوتے ہیں تو اسی مناسبت سے مرکزی اور صوبائی سرکاری اکابرین ان میں بخوشی شامل ہوتے ہیں۔

خاکسار کے تمالے قیام کے دوران نائب صدرِ مملکت جناب علی محمد صاحب (Hon. Aliu Mahama) تمالے کے تین روزہ سرکاری دورے پر تشریف لائے۔ جن میں ایک دن جمعہ کا بھی تھا۔ انہوں نے خاکسار کو پیغام بھجوایا کہ وہ نمازِ جمعہ احمدیہ بیت الذکر میں ادا کریں گے۔ چنانچہ آپ پورے سرکاری پروٹوکول کے ساتھ نمازِ جمعہ کے لئے تشریف لائے، خطبہ جمعہ سنا، ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ہم نے انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے اظہارِ خیال کی دعوت دی تو انہوں نے فرمایا کہ احمدیت سے ان کا تعارف اس وقت سے ہے جبکہ وہ تمالے سیکنڈری سکول کے طالب علم تھے اور مولوی وہاب آدم صاحب وہاں دینی تعلیم دینے جایا کرتے تھے۔ پھر جب آپ لندن حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے گئے تو آپ نے یورپ کی سب سے بڑی بیت کی سیر کروائی جو مورڈن کے علاقہ میں جماعت احمدیہ نے تعمیر کی ہے نیز فرمایا آج میں اپنا وہ وعدہ پورا کرنے کیلئے آیا ہوں جو میں نے اکرا میں مولوی مظفر درانی صاحب کی دعوت پر تمالے مشن ہاؤس آنے کا کیا تھا۔" بیت الذکر سے فارغ ہو کر آپ جماعت کے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ مہمانوں کے تاثرات والی کتاب پر دستخط کئے۔ اور مجلس عاملہ کے ساتھ فوٹو بنوائے۔

ایسا ہی سرکاری سطح پر بننے والی امن، رویت ہلال، خاندانی منصوبہ بندی اور ایڈز کی روک تھام وغیرہ کمیٹیوں میں جماعتی عہدیداران کو شامل کیا گیا ہے۔ مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج کو کئی ملکی اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ مثلاً آنریری جج، رویت ہلال کمیٹی کے وائس چیئرمین، ڈاکٹر اور امن کے سفیر (Ambassador for peace)، نیز افرادِ جماعت احمدیہ اللہ کے فضل سے اپنے علم و تجربہ کی بنا پر نہایت اہم سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ نہ صرف غانا کی حکومت اور پارلیمنٹ بلکہ افریقن پارلیمنٹ میں بھی فرزندانِ احمدیت کو نمائندگی حاصل ہے۔

جلسہ سالانہ اور اجتماعات

جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں شرکت کا شوق بہت نمایاں ہے۔ بہت سے خاندان اپنے باورچی خانے کا بنیادی سامان ہمراہ لا کر اپنے اپنے باورچی خانوں کی رونقوں کے ساتھ جلسہ اور اجتماع کے روحانی ماحول سے لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں اپنے اجتماعات کے موقع پر جو کہ ہر سال سنٹر اور صوبہ بدل بدل کر منعقد کئے جاتے ہیں۔ شہر کی اہم شاہراہوں پر مارچ پاسٹ کرتے ہیں۔ ایک ہی یونیفارم میں ہزاروں کی تعداد میں ایک تنظیم کے ساتھ روٹ مارچ اور نعرہ ہائے تکبیر بہت ہی دلکش اور روح افزا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ غانا میں ہر ذیلی تنظیم کا ایک مخصوص اور خوبصورت یونیفارم ہے جسے اجتماعات کے موقع پر بڑے اہتمام سے پہنا جاتا ہے۔ محترم امیر صاحب جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے مواقع پر سارا ٹائم سٹیج پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اس طرح مرکزی مربیان و ڈاکٹر صاحبان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ان تمام تقریبات میں شرکت فرمائیں۔

جلسہ سالانہ غانا کے مین سٹیج کے دائیں اور بائیں دو اور سٹیج بنائے جاتے ہیں۔ ایک طرف نیشنل مجلسِ عاملہ، مرکزی مربیان سلسلہ اور صوبائی صدر صاحبان جبکہ دوسری طرف مختلف ملکوں کے سفراء، سرکاری عظماء، ائمہ اور چیف صاحبان تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اسی طرح حاجی صاحبان اور صاحبات کو نمایاں جگہ پر بٹھایا جاتا ہے، جہاں وہ اپنے حاجی یونیفارم میں ملبوس تشریف فرما ہوتے ہیں۔

علم اور صحت کے میدان میں خدمات

سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام و انتظام میں بھی جماعت احمدیہ کو ایک امتیاز حاصل ہے مثلاً تمالے شہر جو غانا کا تیسرا بڑا شہر ہے، میں جماعت کے مختلف لیولز، نرسری، پرائمری اور سیکنڈری کے 33 سکول چل رہے ہیں۔ جبکہ ملک بھر میں 151 سکول نورِ علم کو پھیلا رہے ہیں۔ ہسپتالوں کے ذریعہ جماعت نے ان علاقوں میں میڈیکل سہولتیں مہیا کی ہیں جو قبل ازیں ان سہولیات سے محروم تھے، طبی اداروں کی تعداد 11 ہے۔

غانا میں ہی جماعت کا افریقن ممالک کے لئے مشنری ٹریننگ کالج ہے۔ جس میں کئی ممالک کے طلباء زیرِتعلیم ہیں۔ ایسا ہی جماعت کا مدرسۃ الحفظ جاری ہے۔ اس میں بھی دیگر افریقن ممالک کے بچے حفظ کر رہے ہیں۔ جماعت نے ٹیچر ٹریننگ کالج کی بھی سہولت مہیا کی ہوئی ہے بلکہ جماعت میڈیکل کالج کے قیام کا بھی منصوبہ رکھتی ہے۔ ایلوپیتھی طریقہ علاج کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھی اور ہربل طریقہ علاج میں بھی جماعتی خدمات کو دیگر مذہبی جماعتوں میں ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ جماعت کا اپنا پرنٹنگ پریس ہے جہاں سے دیگر جماعتی لٹریچر کے علاوہ غانا جماعت کا ماہانہ اخبار The Guidance اور Review of Religions کا انگلش ایڈیشن بھی چھپتا ہے۔

ریڈیو پروگرام

غانا میں ریڈیو بکثرت سنا جاتا ہے چونکہ ہر صوبہ بلکہ ہر ضلع میں الگ زبان بولی جاتی ہے اس لحاظ سے غانا کو زبانوں کا ملک کہا جا سکتا ہے۔ اس وجہ سے ہر صوبے میں کئی ریڈیو سٹیشنز ہیں۔ جماعت احمدیہ غانا کو ملکی سطح کے علاوہ صوبہ جات کی سطح پر بھی بکثرت ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری ریڈیو جماعت کو بھی فری وقت دیتے ہیں۔ اور احباب کے تعاون سے جماعت وقت خرید کر بھی اپنے پروگرام بکثرت کرتی ہے۔ چنانچہ یہ پیغام حق کا ایک اہم اور پرامن ذریعہ ہے۔

مذہبی ہم آہنگی

بین المذاہب کانفرنس (Inter Religious Dialogue Committee) غانا میں بہت منظم ہے۔ جس کے ذریعہ مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کی کوشش کی جاتی ہے۔ جماعت دیگر مذہبی تنظیموں اور ان کے عوام و خواص سے بہت اچھے مراسم رکھتی ہے۔ مختلف مذہبی رہنما ہماری تقریبات اور جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے ہیں اور جماعت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اسی تنظیم کے زیرِانتظام ہر سال کسی ملک میں عالمی کانفرنس ہوتی ہے۔ جس میں مختلف مذہبی سکالرز اور ملکوں کے نمائندوں کو شرکت اور خطاب کی دعوت دی جاتی ہے۔ غانا کی تمام مذہبی تنظیموں کی طرف سے مکرم مولوی ڈاکٹر عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مربی انچارج غانا کو بطور نمائندہ بھجوایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کئی ملکوں میں ہونے والی سالانہ کانفرنسوں میں ملک کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

خلفاءِ احمدیت کے دورہ جات

حضرت اقدس مسیح موعود کے خلفاء کرام نے درج ذیل سالوں میں غانا جماعت کو اپنے دورہ جات کی سعادت اور برکت سے نوازا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 1970ء اور 1980ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔ 1988ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ 2004ء اور 2008ء

2 راگست 2006ء کو خاکسار کی غانا سے واپسی تھی۔ جس سے ایک دن قبل غانا جماعت کی طرف سے نیشنل ہیڈکوارٹر میں ایک پرتکلف الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا، یہ امر غانا جماعت کی اعلیٰ روایات کا لازمی حصہ ہے۔ اظہارِ خیال کے ساتھ ساتھ فوٹو بنائے گئے۔ اگلے دن روانگی سے قبل محترم امیر صاحب نے رات والے تمام فوٹوز کی ایک یادگار اور دیدہ زیب البم خاکسار کو پیش کی۔ یوں خاکسار غانا جماعت کی بہت ہی اچھی یادیں لے کر پاکستان لوٹا۔ اللہ تعالیٰ شجرِ احمدیت کو ہر سُو اور ہر ملک میں ثمر آور فرماتا چلا جائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

قابل تقلید مثال

مکرم عبدالرحمٰن ناصر صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جہلم نے ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 7 تا 13 مئی 2010ء کی رپورٹ میں لکھا۔

☆ دوران ہفتہ فضائل قرآن کے بارے میں درس دیئے گئے۔ گھروں کا دورہ کر کے روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

☆ دوران ہفتہ مقابلہ ترجمۃ القرآن اور مقابلہ حفظ قرآن کروائے گئے۔

ترجمۃ القرآن کا پرچہ لیا گیا۔ اس ماہ کا نصاب پارہ 6 ربع اول تھا۔ شرکاء کو قریباً/3000 روپے کے نقد انعامات دیئے گئے۔ اس پرچہ میں 55 احباب و خواتین نے حصہ لیا جن کا تعلق جہلم شہر، پاکستان چپ بورڈ، ڈنڈوت اور کھیوڑہ کی جماعتوں سے تھا۔ حفظ قرآن کیلئے ضلعی طور پر سورۃ الجمعۃ حفظ کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ اس میں اب تک کل 133 احباب و خواتین نے حصہ لیا۔ جن کا تعلق جہلم شہر، محمود آباد، ڈنڈوت، سرائے عالمگیر، کالا گجراں اور پنڈ دادنخاں کی جماعتوں سے تھا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

درخواست دعا

مکرم خالد احمد صاحب رنگساز تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم علم دین صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ علیل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم کریم اللہ صاحب کارکن گیسٹ ہاؤس مری روڈ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ جان محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم بعمر 66 سال 26 جون 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ ایک عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھیں۔ احاطہ ہوسٹل وقف جدید دارالصدر میں مکرم ظہور الٰہی صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم غلام حیدر صاحب کارکن تحریک جدید کی والدہ تھیں۔ مرحومہ نے سوگواروں میں 4 بیٹے اور 6 بیٹیوں کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ چھوٹی بیٹی غیر شادی شدہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ثریا آصفہ صاحبہ ترکہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ)

مکرمہ ثریا آصفہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری بہن مکرمہ نسیم اختر صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 11/ 17 دارالیمن ربوہ برقبہ 1 کنال میں سے 1/9 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

مکرم پیر مسعود احمد صاحب (مرحوم) خاوند

ورثاء مرحوم

(i) مکرمہ روبینہ یاسمین صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرمہ شاہینہ روحی صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرم داؤد احمد صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
(v) مکرم محمد اکرم ہاشمی صاحب (بھائی)
(vi) مکرم محمد اشرف صاحب (بھائی)
(vii) مکرمہ ثریا آصفہ صاحبہ (بہن)
(viii) مکرمہ ثروت آراء صاحبہ (بہن)
(ix) مکرمہ شمشاد اختر صاحبہ (بہن) مرحومہ

ورثاء مرحومہ

(i) مکرمہ حمیرا احمد صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرمہ مہر افروز صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرمہ طلعت احمد صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرم طاہر احمد صاحب (بیٹا)
(v) مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گمشدہ کاغذات

ایک خاکی رنگ کا لفافہ جس میں کمپوز شدہ مسودہ تھا۔ محلّہ دارالشکر سے ایوان محمود آتے ہوئے راستے میں موٹر سائیکل سے گر گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو خاکسار مقصود اظہر گوندل فون نمبر 0321-7706396 کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

9 جولائی 2010ء

5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-40 am	تلاوت
5-50 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 am	لقاء مع العرب
7-20 am	تاریخی حقائق
7-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	ترجمۃ القرآن
9-55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2007ء
11-05 am	تلاوت، درس حدیث
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	سرائیکی سروس
2-00 pm	سوال و جواب
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
5-00 pm	خطبہ جمعہ Live
6-10 pm	تلاوت، درس حدیث
7-05 pm	بنگلہ سروس
8-00 pm	رئیل ٹاک
9-00 pm	خبرنامہ
9-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
10-25 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2006ء
11-05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

10 جولائی 2010ء

1-35 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
3-20 am	فوڈ فار تھاٹ
3-50 am	سوال و جواب
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-45 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-40 am	لقاء مع العرب
7-45 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	جلسہ سالانہ 2007ء
1-25 pm	سوال و جواب
2-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
3-20 pm	انڈونیشین سروس
4-20 pm	فرنچ سروس
5-25 pm	تلاوت
5-35 pm	یسرنا القرآن
6-05 pm	انتخاب سخن Live
7-05 pm	بنگلہ پروگرام
8-05 pm	گلشن وقف نو
9-10 pm	خبرنامہ
9-25 pm	راہ ھدیٰ Live
11-10 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-25 pm	درس حدیث
11-45 pm	عربی سروس Live

11 جولائی 2010ء

1-45 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-15 am	گلشن وقف نو
3-30 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
6-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-25 am	یسرنا القرآن
6-55 am	تلاوت
7-05 am	لقاء مع العرب
8-15 am	خبرنامہ
8-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
9-40 am	فیتھ میٹرز
10-40 am	آئل پینٹنگ
11-00 am	تلاوت
11-10 am	بستان وقف نو
12-05 pm	فیتھ میٹرز
1-05 pm	فوڈ فار تھاٹ
1-40 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2007ء
3-10 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سپینش سروس
5-05 pm	تلاوت اور درس حدیث
5-30 pm	یسرنا القرآن
5-50 pm	بنگلہ پروگرام
6-55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 جولائی 2010ء
8-05 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	خبرنامہ
9-30 pm	فیتھ میٹرز
10-35 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

سانحہ ارتحال

مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائیوں جیسے پیارے دوست مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب مرحوم (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) جرمنی میں تین سال کی تکلیف دہ بیماری کے بعد مورخہ 18 جون 2010ء کو انتقال کر گئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے گہرا محبت و وفا کا تعلق تھا۔ زندہ دل تھے۔ بیماری کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔ دو سال قبل خاکسار کو لندن میں ملے تو کہنے لگے حضور انور نے دعا کی ہے اب ٹھیک ہو جاؤں گا۔ پھر ٹھیک بھی ہو گئے۔ کچھ عرصہ قبل اس موذی بیماری نے پھر حملہ کیا اور آہستہ آہستہ کمزور ہوتے چلے گئے۔ اور بالآخر خدا کی تقدیر غالب آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بیت السبوح فرینکفرٹ میں 21 جون کو نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ جرمنی میں 22 جون کو تدفین ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب کی جنت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو جائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ رضیہ درد عاطف صاحبہ ایم۔اے تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب کو مورخہ 5/اپریل 2010ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ماہدہ عاطف عنایت فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کو منظور فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر مال آمد کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ نیز نیک صالحہ و خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم بشیر احمد شاہد صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی مکرمہ نازش ہما صاحبہ بنت مکرم قدرت اللہ طارق صاحب امریکہ کے نکاح کا اعلان مکرم منصور احمد زبیر صاحب ابن مکرم مشہود احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے ساتھ مبلغ 15 ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 26 جون 2010ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں کیا۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے ہر جہت سے بہت بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

ولادت

مکرم عمر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عابدہ عطا صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب اٹھوال نصیر آباد رحمٰن ربوہ کو مورخہ 28 جون 2010ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام محمد احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم حکیم مقبول احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ کا نواسہ اور مکرم رشید احمد صاحب اٹھوال نصیر آباد رحمٰن ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا کرے نیز نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکئی و باجرہ دستیاب ہے

نظارت زراعت کے زرعی فارم واقع دارالصدر ربوہ میں چارہ مکئی + باجرہ موجود ہے۔ ضرورت منداحباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

(نظارت زراعت۔ فون نمبر 047-6213635)

ولادت

مکرم شہباز احمد صاحب کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ رضوانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم راشد محمود صاحب کوٹ لکھپت لاہور کو مورخہ 27 جون 2010ء کو محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا توحید احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفا خدا دیتا ہے۔

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور

کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ

0300-7713148

کوٹھی کرایہ پر دستیاب ہے

کوٹھی نمبر 24/1 محلہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ گھوڑدوڑ گراؤنڈ کے سامنے واقع کرایہ کیلئے خالی ہے

رابطہ: 0347-6081540

ضرورت ہے

(1) کارکن تعلیم کم از کم میٹرک

(2) ہومیوپیتھک ڈاکٹر (D.H.M.S)

عمر 25-50 سال صدر جماعت/محلہ کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمٰن کالونی ربوہ فون: 047-6211399

پریمیئر ایکسچینج کمپنی (پ) لمیٹڈ

غیر ملکی کرنسی کے لین دین کا واحد با اعتماد ادارہ

دفتر اتوار کے روز بھی کھلا ہوگا

بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ برائے رابطہ 0333-9794460 0333-8390390 047-6215068

ضرورت برائے سیکیورٹی گارڈ

لاہور میں گارڈ کی ضرورت ہے

ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

اپنا لائسنس اور اسلحہ ہونا چاہئے۔

0302-8411770,042-35164619

ربوہ میں طلوع وغروب 5 جولائی

طلوع فجر	3:37
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

روحی ڈپریشن کی مفید مجرب دوا

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434 -6211434

پانی زندگی ہے۔ اسے ضائع ہونے سے بچائیں

حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ

فون 0476214029 موبائل: 03346201283

ماشاءاللہ روم کولر

جستی چادر سے تیار شدہ

ہر قسم کے روم کولر دستیاب ہیں

طالب دعا: محمد سرور

B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

فون: 042-5153706-0300-9477683

Love For All Hatred For None

GAS LINES C.N.G

&

Petrol Pump Petroline

اسلام آباد ہائی وے اور لیتھراروڈ کے سنگم پر پل کراس کر کے KRL سگنل سے پہلے

Tel: 051-2614001-5

پروپرائیٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

FD-10

مغل بینکویٹ ہال

ایک نام ایک معیار مناسب دام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

احمد کاسمیٹک اینڈ ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری سنٹر

7-D گلبرگ روڈ نزد راجہ پٹرول پمپ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور

ڈاکٹر طاہر محمود منہاس ایف سی پی ایس (سرجری)

کنسلٹنٹ پلاسٹک، کاسمیٹک وہیئر ٹرانسپلانٹ سرجن بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور

رہائش: C-54 میڈیکل کالونی بہاولپور فون: 062-2887733 موبائل: 0333-6396125

ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری ✪ کاسمیٹک سرجری ✪ پیٹ اور جسم کی فالتو چربی کا آپریشن ✪ پیدائشی کٹے ہونٹ اور تالو کا آپریشن

جبڑے اور منہ کے فریکچر کے آپریشن ✪ ناک کی خوبصورتی کا آپریشن ✪ جلے، کٹے مریضوں کے آپریشن